کیتھولک کلیسیاء کا جواب

تعارف:

کیتھولک کلیسیاء مسیحیت کی سب سے بڑی اور پُرانی مسیحی باڈی ہے۔کیتھولک کلیسیاء کے افراد زمین کے چوتھائی حصے پر رہتے ہیں۔کیتھولک کلیسیاء دُنیا کی کل اِنسانی آبادی کا ایک پانچواں حصہ ہے۔کیتھولک کلیسیاء دُنیا کے مذہبی تصور سے بہت دور ہے جس سے دُنیا ہمیشہ جانی جاتی ہے۔متناقضانہ اَنداز میں،تاہم،کیتھولک کلیسیاء دُنیا کا ایک بڑا مُتنازعہ مذہبی تصور ہے۔کیتھولک عقیدہ،آرتھوڈکس اور پروٹسٹنٹ اور دوسرے مسیحی فرِقوں سے بہت مختلف ہے۔انسانیت پسند اور لاادری (اگنوسٹِک) کہتے ہیں کہ کیتھولک عقیدہ زیادہ تر ماورائی یعنی آسمانی اور منطقی ہے اور لطف اُٹھانے میں سخت ہے۔لہٰذا لاکھوں لوگ کے لئے صرف کیتھولک کی ایک بڑی کامیابی نہیں ہے بلکہ یہ حیران کُن طور پر بڑی کامیابی ہے۔یقیناً اِن مترادف رائے کے لئے تشریح موجود ہے۔پروٹسٹنٹ اور دوسری کلیسیائیں جو کیتھولک عقیدے پر سوالات اُٹھاتی ہیں وہ اکثر غلطی کرتی ہیں اور جوابات کے لئے غلط جگہوں پر جاتی ہیں۔اکثر نااہل مذہبی لکھاریوں کی کُتب جوابات کے لئے جانچ پڑتال یا چھان بین کی جاتی ہیں اور نتیجہ نامکمل اور تحریف معلومات نکلتا ہے۔اِس قسم کی معلومات اِن کی کوئی مدد بھی نہیں کر سکتی۔بلکہ صحیح اور درست معلومات کے لئے کیتھولک عقیدے کو ایک دیوپیکر کے طور پر دیکھنا ہوگا۔کیتھولک کلیسیاء کے عقیدہ کے بارے میں درست معلومات حاصِل کرنے کے لئے درحقیقت صرف کیتھولک کلیسیاء خود ہی ایک خودمختار اور جامع ہے اور خود ہی درست معلومات فراہم کرسکتی ہے۔جیسا کہ کوئی بھی جاسوسی مرضی آپ کو بتائے گی کہ تحقیقات بالکل مکمل نہیں بلکہ کافی ہیں جیسا کہ موقع پر تحقیقات کی گی ہیں۔لہٰذا !عزیز قاری صاحبان !اگر آپ پروٹسٹنٹ ہیں،غیر مسیحی ہیں یا پھر خدا پر اِیمان نہیں رکھتے ہیں۔جو کیتھولک کلیسیاء کی ایمانی سچائیوں کو جاننا چاہتے ہیں۔اُنہیں ایک دوستانہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ کسی کیتھولک کاہن کو تلاش کریں اور اپنے سوالات اُس کے سامنے پیش کریں۔آپ اُس میں ایک سمجھدار اور حِکمت وفہم سے بھرپور اِنسان پائیں گئے۔یا پھر اِس چھوٹے سے کتابچے کا مطالعہ کریں۔یہ چھوٹا سا کتابچہ ایک کیتھولک نے تحریر کیا ہے۔جو اُن سوالات سے واقف ہے جو آپ اکثر کیتھولک لوگوں سے سوالات کرنا اور اُن کے جوابات سُننا پسند کرتے ہیں۔چونکہ وہ شخص بھی پہلے کیتھولک کلیسیاء سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔اور یہی سوالات جو اِس چھوٹے سے کتابچہ میں لکھے گئے ہیں اُس نے ایک کیتھولک کاہن کے سامنے رکھے۔اور جوابات جو اِس کتابچہ میں تحریر کئے گئے ہیں بالکل اُس کیتھولک کاہن کے جوابات سے مِلتے جُلتے تھے۔اِس چھوٹے سے کتابچہ کا مطالعہ کریں اور پھر آپ اُن تمام غلط فہمیوں کو اور خیالی پلاؤ کو بھول جاؤ گے جو آپ نے کیتھولک کلیسیاء کے متعلق سُن رکھے ہیں۔چونکہ آپ پھر ایک سچی اِنجیل بن جاؤ گئے۔

سوال نمبر 1: کیتھولک کلیسیاء اِس بات پر کیوں یقین رکھتی ہے کہ کائنات اور اِس میں موجود ساری جاندار مخلوقات خدا نے بنائی ہیں اور خدا اِن پر حکومت کرتا ہے اور جو سب سے زیادہ طاقتور ہے وہ خدا ہے؟ خدا کی وجودیت اور اُس کے طاقتور ہونے کا اصل ثبوت کیا ہے؟

جواب: کیتھولک اِیمان رکھتے ہیں کہ کائنات لامحدود طاقتور ''حقیقی رُوح'' کی تخلیق اور تجرد پسند بادشاہت ہے، جسے خدا کہتے ہیں۔ چونکہ شہادت یہ ہے جو اَشارہ کرتی ہے کہ نتیجہ بہت پُر جوش کُن ہے جس میں کوئی گنجائش باقی نہیں حتیٰ کہ شک کا چھوٹا سا سراغ بھی باقی نہیں ہے۔ پہلا تو منطق کی گواہی ہے۔ سادہ حسابی وجوہات کے ذریعے اِنسان حتمی طور پر یقینی نا قابلِ تردید اُصولوں کے ساتھ آمنے سامنے آتا ہے۔ ہر چیز کی وجہ ہوتی ہے۔ خود سے کوئی چیز بھی وجود میں نہیں آسکتی۔ صریحاً کائنات میں وجوہات کی ایک لمبی لڑی ہے۔ لیکن بالآخر قطعی طور پر ''پہلا موجد'' (First Cause)، ''غیر معلُول موجد'' (Uncaused Cause) بھی ہے۔ اِس 'غیر معلُول موجد'' کو ہم خدا کہتے ہیں۔ (اِرتقائی نظریہ) کو حتیٰ کہ اگر ثابت کیا جاسکتا ہے، لیکن کسی بھی چیز کی اِبتدا کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ مادی اَشیا کے وجود میں آنے کے بعد واقعہ ہونے والی چیزوں کے ساتھ اِرتقائی نظریہ سروکار رکھتا ہے۔

علاوہ اَزیں؛

1۔ ذاتی تخلیق (اِنسان) ذاتی تخلیق کار کو اعلیٰ خیال کرتا ہے۔

2۔ عالمگیر ترتیب، عالمگیر ترتیب کار کو ہی قیاس کرتی ہے۔

3۔ کائناتی طاقت، کائناتی طاقت رساں کو ہی تصور کرتی ہے۔

4۔ قدرتی قانون، قدرتی قانون بنانے والے کو ہی خیال کرتا ہے۔

موجب کے بُنیادی اُصول جو کہ بیان کئے گئے ہیں تو پھر دُنیا کے بہت سے معروف سائینسدان خدا پر راسخ العقیدہ کیوں رکھتے ہیں۔

پھر اَلہامی مکاشفہ کی شہادت ہے۔ اَن گنت رونماں ہونے والے واقعات میں خدا اپنے آپ کو آواز، رویا اور ظاہراً ظاہر کرتا (مطلب جن چیزوں کو اِنسان اپنے حواس کے ذریعے پرکھ سکتا ہے) اور حیرت اَنگیز طریقے سے اپنی طاقت واضح کرتا، جو کہ بظاہراً خدا کے مافوق الفطرت معجزات ہیں۔ بے شمار مکاشفات مصدقہ تاریخی ریکارڈ کا جوہر ہیں۔ کلامِ مقدس اِن مکاشفات سے بھرا پڑا ہے۔ جدید طور پر دُنیا آسمان سے ہونے والے معجزات کی گواہ ہے۔ جیسا کہ فاطمہ، لوردس اور قیوبکِ، کینیڈا میں مقدسہ این ڈے بیوپرے، جہاں شہادت کے لئے شفاء یافتہ نے اپنی بیساکھیوں کو چھوڑا تھا۔ (لوردس میڈیکل بیورو شفا پانے کے بعد کسی بھی ڈاکٹر سے طبی معائنہ کے لئے کُھلا ہے)۔ مزید برآں! مقدس جناریوس کا مائع شدہ خون نیپلز میں پڑا ہے جو کہ ہر سال 19 ستمبر کو مقدس جناریوس کی عید کے دِن دِکھایا جاتا ہے۔ بہت سے مقدسین کے جسمِ مبارک جو کے اُن کے مرنے کے بعد ابھی تک بالکل صحیح پڑے ہیں۔ (جن میں مقدسہ برنادت کا جسد بھی شامل ہے جس نے 1879 میں وفات پائی تھی) اور لانچیانو، اِٹلی کا معجزاتی یوخرست، جس کو سائنسی طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ یہ اِنسانی گوشت اور اِنسانی خون ہے۔ بیسویں صدی میں اور ابھی تک بھی معجزات رونماں ہو رہے ہیں جو کہ خدا کی وجودیت کی طرف اَشارہ کرتے ہیں۔

حرفِ آخر اِنسانی وجدان کی گواہی ہے۔ ماہر نفسیات بہت اچھے سے جانتے ہیں کہ ہر اِنسان الحاد پرست ہے اور بڑی آفت کے وقت خدا کی مدد مانگتا ہے اور جبلّتاً جب موت سر کے قریب ہوتی ہے تو خدا کے رحم کا ملتجی ہوتا ہے۔ لہٰذا! المعروف وولٹیئر (Votaire) اپنی اچھی

صحت، شُہرت اور خوش بختی کے دوران خدا کا بہت پختہ اور بڑا منکر تھا، بسترِ مرگ پر وہ اپنی ملحدانہ تحریروں کو بے ضابطہ قرار دیتا ہے اور مُضطر بانہ ایک کیتھولک کاہن کی خدمات مانگتا ہے۔ نِکولائی لِنن، جیسے وہ اپنے بسترِ مرگ پر پڑا تھا، وہ اپنے کمرے میں میز اور کُرسیاں لگوانے کی عرض کرتا ہے۔ چونکہ ایک بھوکا شخص خوراک کے لئے خدا کی وجودیت کا اعلان کرتا ہے۔ اِنسانی جبلتی بھوکا ہے کیونکہ خدا حقیقت کو مُشتہر کرتا ہے، وہ قدرتِ کاملہ اور اِنصاف کا خدا ہے۔ کیتھولک خدا پر اِیمان رکھتے ہیں۔ اِس لئے یہ عقلِ سلیم کا خالصتاً اور سادہ اِظہار ہے۔

سوال نمبر 2: کیتھولک اِیمان کیوں رکھتے ہیں کہ ایک خدا میں تین اشخاص ہیں۔ جسے "پاک تثلیث" کہتے ہیں؟ ایک خدا میں تین اشخاص کیسے ہو سکتے ہیں اور تین اشخاص کے باوجود بھی خدا ایک ہی رہے؟

جواب: کیتھولک ایک خدا پر اِیمان رکھتے ہیں۔ جس میں تین جوہر دار اور مساوی اَلٰہی اِشخاص شامِل ہیں۔ یعنی باپ اور بیٹا اور رُوح القدس۔ چونکہ اِس طرح سے خدا نے بہت سے مواقعوں پر اپنے آپ کو بیان کیا ہے۔ عہدِ عتیق اِس بات کی طرف اِشارہ کرتا ہے کہ خدا میں ایک سے زیادہ اَشخاص ہیں۔ تکوین پہلے باب کی چھبیسویں آیت میں خدا فرماتا ہے "اور خدا نے کہا کہ ہم اِنسان کو اپنی صُورت پر اپنی مانند بنائیں"۔ اِشعیا نو باب اُس کی چھٹی اور ساتویں آیت میں خدا باپ، خدا بیٹے کو اِس دُنیا میں بہت جلد لانے کے بارے میں اِنکشاف کرتا ہے۔ زبور دو اُس کی ساتویں آیت میں ہم پڑھتے ہیں "تُو میرا بیٹا ہے۔ آج ہی تُو مُجھ سے پیدا ہوا ہے"۔ اور عہدِ جدید میں خدا نے اِس عقیدے کو زیادہ واضح طور پر مُنکشف کیا ہے۔ مثال کے طور پر یسوع المسیح کے بپتسمہ کے وقت رُوح القدس کبوتر کی مانند یسوع المسیح پر اُترا اور خدا باپ کی آواز سُنائی دی "یہ میرا بیٹا ہے۔ الحبوب جس سے مَیں خُوش ہوں" (متی 3:16-17)۔ متی اَٹھائیس باب اُس کی اُنیسویں آیت میں خدا بیٹا اپنے رسولوں کو حُکمِ عظیم دیتا ہے "پس تُم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے اُنہیں بپتسمہ دو"۔ اور مقدس پولوس رسول قرنتیوں کے نام پہلے خط میں لکھتا ہے "پس نعمتیں تو طرح طرح کی ہیں مگر رُوح ایک ہی ہے اور خدمتیں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خداوند ایک ہی ہے۔ اور تاثیریں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خدا ایک ہی ہے جو سب میں ہر طرح کا اَثر پیدا کرتا ہے" (1 قرنتیوں 12:4-6)۔

شاید ایک خدا میں تین اَلٰہی اِشخاص اِنسانی سوچ سے بعید الفہم ہوں، لیکن اِس بات کی توقع کی جا سکتی ہے کہ ایک آدمی کیسے لامحدودیت کے خدا کی بنائی ہوئی چیزوں کو مکمل طور پر سمجھ سکتا ہے جبکہ وہ اپنی محدود چیزوں کی بناوٹ کو مکمل طور پر نہیں سمجھ سکتا؟ اِس کے لئے ہمیں خدا کا کلام پڑھنا پڑتا ہے۔ تاکہ پاک تثلیث کے گہرے بھید کو سمجھ سکیں۔ اِسی طرح ہم مختلف قسم کی دوسری تثلیثی حقیقتوں کو سمجھنے کے ذریعے سے بھی خدا کی تثلیث کو سمجھ سکتے ہیں اور اِس طرح ہم اپنے آپ کو مطمین کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر مثلث کے تینوں کونے برابر ہوتے ہیں اور اِن کا جوہر بھی ایک جیسا ہوتا ہے۔ ترفیل برگی کے ایک پتے کے تین جوہر دار ہوتے ہیں اور اِن کی پتیاں برابر ہوتی ہیں۔ زمین پر بہت سی جسمانی تثلیثیں موجود ہیں ہیں۔ اِسی طرح رُوحانی تثلیث بھی ہے، وہ خدا ہے جو آسمان پر ہے۔ وہ خدا اِنسانی دَلیل کے خلاف نہیں ہے۔ پس! ثابت یہ ہوتا ہے کہ پاک تثلیث صرف اِنسانی دَلیل سے بالاتر اور اُس کی سوچ سے پرے (باہر) ہے۔

سوال نمبر 3: کیتھولک ایمان کیوں رکھتے ہیں کہ یسوع المسیح خدا بیٹا، پاک تثلیث کا دوسرا اقنوم ہے؟ کیا اِس بات پر ایمان رکھنا زیادہ واجبی نہ ہوگا کہ وہ ایک بڑا اور پاک اِنسان تھا۔۔۔ غیر معمولی ذہانت اور پاک مذہبی راہنما۔۔۔ اور ایک نبی تھا؟

جواب: کیتھولک اِیمان رکھتے ہیں کہ یسوع المسیح خدا بیٹا ہے، وہ اِنسانی جسم میں متجسد ہوا۔ پہلے نمبر پر، کیونکہ خدا کا جسمانی ظہور زمین پر ہوا، اور پھر اُس ظہور کے تمام واقعات، جن کے بارے میں وقت پر نبوت کی گئی تھی اور پھر الٰہی مکاشفہ میں بھی بیان پایا گیا ہے اور یسوع نے اُس نبوت کو خط کے عین مطابق پورا کیا تھا۔ دوسرے نمبر پر، کیونکہ یسوع المسیح خود اِس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خدا ہے (یوحنا 14:9-10 10:30 اِن کے علاوہ اور بھی بہت سے حوالا جات موجود ہیں)۔ یسوع المسیح نے کبھی بھی کسی کو دھوکا نہیں دِیا ہے۔ تیسرے نمبر پر، کیونکہ وہ اپنی کامل پاکیزگی اور اپنی تعلیم کی نردوش کاملیت سے اپنی اَلوہیت کو ثابت کرتا ہے۔ چوتھے نمبر پر، کیونکہ صرف خدا ہی معجزات کر سکتا ہے۔ یسوع المسیح نے معجزات کئے، مثال کے طور پر پانی پر چلنا، پانچ ہزار لوگوں کو پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے سیر کرنا، صلیب پر اپنی وفات اور قبر میں تین دِن رہنے کے بعد خود ہی جی اُٹھنا شامل ہیں۔ پانچویں نمبر پر، کیونکہ صرف خدا کے پاس ہی تین سال کی مختصر وسعت تھی، آرمی کی تسخیر کے بغیر، سیاسی طاقت کے بغیر، ایک لائن بھی لکھنے کے بغیر یا پانچ سکور سے زیادہ میل سفر کرنے کے بغیر، بڑی گہرائی سے اِنسانی واقعات کے ضابطے اُس پر اَثر اَنداز ہوتے ہیں۔ چھٹے نمبر پر، کیونکہ صرف خدا ہی فضل، سلامتی اور اَبدی نجات کی یقین دہانی اِنسانی رُوح میں ڈال سکتا ہے جو کہ یسوع نے اِنسانی رُوح میں ڈالی ہے۔

سوال نمبر 4: کیتھولک ایمان کیوں رکھتے ہیں کہ اُن کی کلیسیا یسوع المسیح کی ایک سچی کلیسیاء ہے؟ کیا یہ ایمان رکھنا زیادہ واجبی نہ ہوگا کہ مسیح کی سچی کلیسیا تمام مسیحی فرقوں کا ایک رُوحانی اِتحاد ہے؟

جواب: کیتھولک اِیمان رکھتے ہیں کہ یسوع المسیح کی ایک ہی سچی کلیسیا ہے۔ پہلے نمبر پر، کیونکہ صرف مسیحی کلیسیا ہے جو کہ مسیح کے وقت کی بنی ہوئی ہے۔ یعنی ایک تاریخی کلیسیا ہے۔ دوسرے نمبر پر، کیونکہ صرف مسیحی کلیسیا ہے جو پوشیدہ وحدانیت، اَندرونی پاکیزگی، مسلسل عالمگیریت، نا قابلِ تردید پاپائے اعظم کے منصب کی پاسداری رکرتی ہے۔ جس کے متعلق مسیح نے کہا ہے کہ اُس کی سچی کلیسیا ممتاز (کیفا پر قائم کی گئی) ہے۔ تیسرے نمبر پر، کیونکہ رسول اور اِبتدائی آبائے کلیسیاء جو کہ یقینی طور پر مسیح کی سچی کلیسیاء کے اَرکان ہیں، تمام کیتھولک کلیسیا کو تسلیم کرتے ہیں (دیکھیئے! رسولوں کا عقیدہ اور اِبتدائی آبائے کلیسیاء کے خطوط)۔ پہلی صدی کا ممتاز عزت مآب اور تاب دار آبائے کلیسیا اَنطاکیہ کا مقدس اِگنیشس لکھتا ہے ''جہاں بشپ ہے، وہاں بہت سے اِیماندار بھی ہیں؛ یہاں تک کہ جہاں مسیح ہے، وہاں کیتھولک کلیسیا ہے''۔ ہمارے خداوند نے کہا ہے ''ایک ہی گلہ ہوگا اور ایک ہی چرواہا ہوگا''۔ اَبھی تک یہ بات بڑے اچھے سے سب کو معلوم ہے کہ مختلف مسیحی فرقے اِس تعلیم پر متفق نہیں ہوتے جو دراصل مسیح نے سِکھائی تھی۔ یسوع المسیح فرقے بنانے والوں کو رَد کرتا ہے۔ ''اَگر کسی گھرانے میں پھوٹ پڑے تو وہ گھرانہ قائم نہیں رہ سکتا'' (مقدس مرقس 3:25)۔ کیتھولک اِس بات پر اِیمان نہیں رکھتے کہ مسیح یسوع کبھی اپنی کلیسیاء میں پھوٹ پڑنے کی منظوری یا اِجازت دے گا۔

سوال نمبر 5: کیتھولک اِس بات کو تسلیم کرنے سے اِنکار کیوں کرتے ہیں کہ "پروٹسٹنٹ اِصلاح" (Protestant

Reformation) کو بناتے ہوئے اُن کی کلیسیا زمانہ وسطیٰ میں اعتقادی طور پر رشوت خور ہو گئی تھی؟

جواب: کیتھولک اِن باتوں کو ماننے سے اِنکار کرتے ہیں جو یسوع المسیح میں اِیمان لانے سے متعلق نہیں ہیں۔ مسیح نے وعدہ کیا ہے کہ ''اور مَیں تُجھ سے کہتا ہوں کہ تُو کیفا ہے اور مَیں اِس پر اپنی کلیسیا بناؤں گا۔ اور عالمِ اَسفل کے دروازے اس پر غالِب نہ آئیں گے'' (مقدس متی 18:16) اور خداوند یسوع مسیح وعدہ کرتا ہے کہ اُس کے آسمان پر جانے کے بعد وہ اپنی کلیسیا کے لئے ایک مددگار بھیجے گا۔ ''اور مَیں باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا وکیل بخشے گا کہ اَبد تک تمہارے ساتھ رہے یعنی رُوح الحق جِسے دُنیا پا نہیں سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی ہے اور نہ اُسے جانتی ہے لیکن تُم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تُمہارے ساتھ رہتا ہے اور تُم میں ہوگا'' (مقدس یُوحنا 14:16-17)۔ خداوند یسوع مسیح مقدس پولوس رسول کو بھی متحرک کرتا ہے کہ وہ اُس کی کلیسیا کو بیان کرے ''اگر مُجھے اُمید ہے کہ جلد تیرے پاس آؤں تاہم یہ باتیں تجھے اِس لئے لکھتا ہوں۔ کہ اَگر آنے میں دیر ہو تو تُجھے معلُوم ہو کہ خدا کے گھر یعنی زِندہ خدا کی کلیسیا میں جو حق کا ستُون اور بُنیاد ہے کیونکر گُزران کرنی چاہیئے'' (1۔ تیموتاؤس 3:14-15)۔ اگر کیتھولک کلیسیا (جسے پروٹسٹنٹ مارٹن لوتھر کی بغاوت سے پہلے یسوع المسیح کی سچی کلیسیا تسلیم کرتے تھے) اِعتقادی طور پر بطورِ دِلیل رِشوت خور ہے تو اِس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ ''عالمِ اَسفل کے دروازے'' اِس پر غالب آئے ہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ مسیح نے اپنے پیروکاروں کو دھوکا دِیا ہے۔ مسیح پر اِیمان لاتے ہوئے سچائی اور کمالیت کی ماہیت بننا ہے۔ کیتھولک اپنے ضمیر میں اِس بات پر اِیمان نہیں رکھ سکتے کہ اُس کو ایسے دھوکے پر ندامت ہوسکتی ہے۔ دوسری چیز: کیتھولک یہ نہیں دیکھ سکتے کہ کیسے مسیحیت کی تقسیم مدِ مقابل خیموں (چھوٹے چھوٹے مسیحی فِرقوں) میں ہوئی ہے اور کیسے اِعتقادی تغیر کو مسیحی کلیسیا کی ''اِصلاحِ مذہب'' کہا جاسکتا ہے۔ کیتھولک سوچ میں، یسوع مسیح کی تعلیمات پر سینکڑوں تصادمی تشریحات کو مسیح کی تعلیمات پر مبنی حقیقی اور سچی تشریحات میں شامِل نہیں کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 6: اگر کیتھولک کلیسیا سے کبھی کوئی بُھول (خطا) نہیں ہوئی، تو دُنیاوی پوپ، خون ریز مذہبی عدالتی تحقیقات (Bloody Inquisitions)، جائداد کی فروخت (Selling of Indulgences) اور نئے عقائد کی اِیجاد (Invention of New Doctrines) کو کیسے بیان کرتے ہیں؟

جواب: ہوشیار! کیتھولک تاریخ کی نصبی تفتیش اِن حقیقتوں کو کھولے گی: جنہیں قرونِ وسطیٰ کے دُنیاوی پوپ کہتے ہیں، جو تعداد میں تین تھے۔ یقینی طور پر شرمندگی کی متجاوز خودنمائی، اقربا پروری اور دوسری حماقتیں اور گناہ جو اُن کی کلیسیاء کے بڑے آفسز کی عظمت کے ساتھ نہیں رکھے گئے تھے۔ لیکن آفس کے دوران اُنہیں اُوباشی سیادت کی کوئی ندامت نہیں تھی اور نہ ہی وہ کلیسیا کے کسی بھی حصہ کو جو مسیح نے اِیمان کے طور پر اپنی کلیسیا کو سونپا تھا، تبدیل کرنے میں کوئی شرمندگی محسوس کرتے تھے۔ اِنہیں خون ریز مذہبی عدالتی تحقیقات کہا جاتا ہے۔ جن کا آغاز اسپین اور فرانس کی سول گورنمنٹ نے مسلمانوں اور یہودیوں کو نِکالنے کی غرض سے کیا۔ جو کہ اپنے آپ کو اِیماندار کیتھولک شہری کے طور پر ظاہر کر کے معاشرتی خرابی کی وجہ بن رہے تھے۔ حتیٰ کہ یقیناً اپنے آپ کو کاہن اور بشپ کے طور پر کلیسیا کے ذریعے ثابت کر رہے تھے۔ (غیر کیتھولک جو تسلیم کرتے تھے کہ وہ غیر کیتھولک ہیں خون ریز مذہبی عدالتی تحقیقات سے اُنہیں اکیلا چھوڑ دِیا

گیا)۔خون ریز مذہبی عدالتی تحقیقات کے ذریعے سے کثیر تعداد کے اِن سوالات کو (مقدسہ ٹریضہ آف آویلہ بھی شامِل ہیں) مکمل طور پر واضح کر دِیا گیا۔تاہم !پوپ صاحبان نے دلیرانہ اَنداز میں قانونی اَقدامات کو رَد کر دِیا۔جب اُنہوں نے دیکھا کہ اِنصاف سنگدِل برائی کرنے والوں کو دِیا جا رہا ہے اور یہ پوپ صاحبان کی طرف سے پختہ طور پر مذمت کیا جانا تھا جس سے آخر کار خون ریز مذہبی عدالتی تحقیقات کا خاتمہ ہوا۔

جسے جائداد کا بیچا جانا کہتے ہیں،مثبت طور پر یہ کسی بھی ''بیچی'' جانے والی چیزوں میں شامِل نہیں ہے۔یہ جائداد کی رُوحانی بخشش کے عطیہ کو شامِل حال کرتی ہے (جو کہ پہلے سے معاف شُدہ گناہوں کے لئے گناہ کی عارضی سزا کی معافی ہے)۔کلیسیا کو خیرات دینے کے عوض میں تا کہ ایک بڑا مسیحی دُعا کا گھر،مقدس پطرس کے باسالیکا کی روم میں تعمیر کی جا سکے۔جائداد سے متعلق ایک بات سمجھنے چاہیئے۔جائداد حاصِل کرنے سے دو اَعمال پورے ہوتے ہیں۔پہلے نمبر پر کام کئے جاتے ہیں (یعنی خیراتی کام) اور دوسرے نمبر پر مقرر دُعائیں خاص رُوحانی مزاج میں اَدا کی جاتی ہیں۔اِس نقطہ کی سرگزشت میں،جائداد حاصِل کرنے کا پہلا عمل ''خیرات دینا'' تھا۔اگر بعد اَزاں خیرات دینے والا ضروری دُعائیں اَدا کرنے میں ناکام ہو جاتا تھا،وہ جائداد حاصِل نہیں کرتا تھا،کیونکہ وہ دونوں ضرورت کے اعمال کو پورا کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔اِس لئے ''جائداد'' فروخت نہیں کی جاتی تھیں۔پیسہ کا خود سے دِیا جانا تھا،سوال میں جائداد حاصِل کرنے کے لئے پہلے دو مقرر شُدہ اَعمال تھے۔

جسے نئی تعلیمات کی دریافت کہتے ہیں،جو کلیسیائی اِشتہار کے نئے عقائد کا سبب بنتی ہے،یہ بے بُنیاد اور تمسخر آمیز تہمات اور اِلزامات ہیں۔کیونکہ کلیسیا کے یہ نئے عقائد دراصل پرانی تعلیمات ہیں،جو کہ مسیحیت کے آغاز سے ہی ہیں۔عقائد کا اعلان کرتے ہوئے،کلیسیا فقط اِیمان پر اِن کی اہمیت پر ضرور دیتی تھی اور یہ بات پختہ کرتی تھی کہ وہ حقیقتاً موجود ہیں اور اِلٰہی مکاشفہ کا حصہ اور ٹکڑا ہیں۔کیتھولک کلیسیا نے اِس طریق کی پیروی کی تھی جب چوتھی صدی میں کلیسیا نے اِس بات کا اِعلان کی تھا کہ نیا عہد نامہ اِلہامی مُکاشفہ ہے۔لہٰذا! یہ بات واضع ہے کہ کیتھولک کلیسیا سے زمانہ وُسطیٰ میں کوئی بھی بُھول نہیں ہوئی جو کہ کچھ لوگ بطورِ دِلیل پیش کرتے ہیں۔کیونکہ اگر کیتھولک کلیسیا نے ایسا کیا تھا تو وہ کبھی بھی زمانہ وُسطیٰ میں سینکڑوں مقدسین پیدا نہ کر سکتی،جن میں سالبرے کا مقدس فرانسس،مقدس برنارڈ،مقدس بوناونچر ،مقدسہ کلاراں،مقدس اَنتھنی،صلیب کا مقدس جان،مقدس تھامس اَکوائینس،مقدسہ اِلزبتھ مقدس وِنسنٹ فیرر شامِل ہیں۔ایک اَندازے کے مطابق اِن مقدسین نے چالیس ہزار (40,000) معجزات کئے۔

سوال نمبر 7: کیتھولک اِس بات پر اِیمان کیوں رکھتے ہیں کہ مقدس پطرس رسول پہلا پوپ تھا،جبکہ لفظ ''پوپ'' حتیٰ کہ کیتھولک بائبل میں ظاہر ہی نہیں ہوا؟ تو پھر کہاں سے پوپ نے اپنا یہ اِختیار حاصِل کیا کہ وہ کیتھولک کلیسیا پر حکومت کرے؟

جواب: یہ بات سچ ہے کہ لفظ ''پوپ'' بائبل مقدس میں ظاہر نہیں ہوا ہے لیکن یہ اَلفاظ ''تثلیث''،''تجسم لیا جانا''،''آسمان پر جانا'' اور ''بائبل'' بائبل مقدس میں ظاہر نہیں ہوئے۔تاہم یہ اَلفاظ دوسرے ناموں کے ذریعے منسوب کئے جاتے ہیں۔مثال کے طور پر بائبل کو ''کتابِ مقدس'' بھی کہا جاتا ہے۔پوپ جس کا مطلب کلیسیا کا ہیڈ بشپ ہے،اِس کو کلیسیا کے ''کیفا'' کے طور پر لیا جاتا ہے یا پھر کلیسیا کے

چرواہے کے طور پر۔مسیح نے یہ اِصطلاح تب اِستعمال کی جب وہ پطرس رسول کو اپنی کلیسیا کا پہلا ہیڈ بشپ مقرر کر رہا تھا''مَیں تجھ سے کہتا ہوکہ تُو کیفا ہے اورمَیں اِس کیفا پر اپنی کلیسیا بناؤں گا اور عالمِ اَسفل کے دروازے اِس پر غالِب نہ آئیں گے۔اورمَیں آسمان کی بادشاہی کی کُنجیاں تُجھے دُوں گا۔اور جو کچھ تُو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھا رہے گا اور جو کچھ تُو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھلا رہے گا''(مقدس متی 16:17-19)۔''میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس بھیڑ خانے کی نہیں۔ضرور ہے کہ مَیں اُنہیں بھی لاؤں اور وہ میری آواز سُنیں گی۔اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا''(مقدس یوحنا10:16)۔''۔۔۔یسوع نے شمعون پطرس سے کہا۔اے شمعون برِیونا۔کیا تُو اِن سے زیادہ پیار مُجھے کرتا ہے؟ اُس نے کہا کہ ہاں اَے خداوند تُو تو جانتا ہی ہے کہ مَیں تجھے پیار کرتا ہوں۔اُس نے اُس سے کہا کہ تُو میرے برّے چرا۔۔۔''(مقدس یُوحنا21:15-17)۔مقدس پطرس رسول کو کلیسیا کا اِختیار سونپا گیا اور باقی رسولوں نے اُس کو ایک ہیڈ بشپ کے طور پر ممتاز مقام دِیا۔اگر وہ ایسا نہ کرتے تو مسیح کا بیان بے معنی اور مبہم ہوتا۔یقیناً دوسرے رسولوں نے یہ بات سمجھ لی کہ پطرس رسول کو مسیح سے اِختیار مِلا ہے کہ وہ کلیسیا کی راہنمائی کرے۔چونکہ جب بھی وہ کلیسیائی مجلس کے لئے اَکٹھے ہوتے تو وہ پطرس کو صدارت کی جگہ دیتے تھے(رسولوں کے اَعمال 1:5, 5:1-10)،اور سب سے پہلے وہ مقدس پطرس رسول کا نام ہی تقریر کرنے کے لئے رسولوں کی فہرست میں ڈالتے تھے(متی 10:2،مرقس 16:3،لُوقا 6:13-14،رسولوں کے اَعمال 1:13)۔

مزید براں: آبائے کلیسیاء کی شہادت بھی یہی ہے۔دوسری صدی میں مقدس حیگیسپُس (St. Hegessipus) نے جب گیارہ پوپ ہو چُکے تو اُس نے اُن کی فہرست تیار کی،جس میں اُس نے مقدس پطرس رسول کا نام سرِ فہرست لِکھا۔تیسری صدی کے آغاز میں تاریخدان کائیس (Caius) نے لکھا کہ''پوپ وکٹر مقدس پطرس کے بعد روم کا تیرھواں بشپ'' تھا۔تیسری صدی کے وسط میں مقدس سپرین (St. Spyrian) بیان کرتا ہے کہ کورنیلیس (اَکیسواں پوپ)''پطرس کی جگہ پر کہانت کے عہدے پر فائز کیا گیا''۔حتیٰ کہ پروٹسٹنٹ تاریخدان بھی اِس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ پطرس کا کردار روم کے پہلے بشپ کے طور پر ہے،کیتھولک کلیسیا کا پہلا پوپ مقدس پطرس رسول ہے۔ایک نامور پروٹسٹنٹ تاریخدان کیو(Cave) اپنی کتاب''حِسٹوریا لِترارِیا''(*Historia Literaria*) میں لِکھتا ہے کہ''پطرس روم میں تھا،اور کلیسیا کی نگرانی کرتا تھا،ہم بغیر کسی خوف کے تمام قدیم باتوں کو مانتے ہیں''۔لہٰذا پوپ کے اِختیار کا ذریعہ کیتھولک کلیسیا پر حُکومت کرنا بالکل واضع اور صاف ہے۔یہ اِختیار مقدس پطرس رسول کو کسی اور سے نہیں بلکہ یسوع مسیح نے،خدا نے خود دِیا تھا۔

سوال نمبر8: کیتھولک اِس بات پر ایمان کیوں رکھتے ہیں کہ پوپ اپنی تعلیمات میں بے خطا ہے جبکہ وہ ہم سب کی طرح محدود ذہانت کے ساتھ ایک اِنسان ہے؟ اِس ایمان کے لئے اِنجیلی بُنیاد کیا ہے؟

جواب: پاپائی بے خطائی کی تعلیمات کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پوپ ہمیشہ اپنی تمام ذاتی تعلیمات میں درست ہے۔کیتھولک اِس بات سے بالکل باخبر ہیں۔اپنی بڑی عِلمیت اور فضیلت کے باوجود،پوپ ایک اِنسان بھی ہے اور اِس لئے لازماً اُس سے بھی اِنسانی غلطی ہوتی ہے۔کچھ چیزوں میں،مثلاً کھیلوں اور صنعتی پیداوار میں اُس کا فیصلہ مستوجب غلط ہے۔مسیحی تعلیمات کا سادہ مطلب یہ ہے کہ پوپ غلطیوں

سے اِلٰہی طور پر محفوظ ہے، جب وہ کیتھولک کلیسیا کے سردار چرواہے کے طور پر اپنی باضابطہ لیاقت اور قابلیت میں عمل کر رہا ہوتا ہے۔ وہ فیصلہ کا اِعلان کرتا ہے جو پوری دُنیا میں تمام کیتھولک کے ضمائر کو ایک بنا دیتا ہے۔ دوسرے اَلفاظ میں اُس کی بے خطائی اُس کی تخصیص تک محدود ہے جو کہ یسوع المسیح پر اِیمان ہے۔

چونکہ پوپ کے لئے حُکم یہ ہے کہ اُسے مخصوص بیان تک بے خطاہ ہونا ہے۔ تاہم چار شرائط یاد رکھنی چاہیے۔ پہلے نمبر پر، پوپ صاحب کو ایکس کیتھڈرا سے بولنا چاہیے۔ جو مقدس پطرس کی نشست ہے یا دوسرے اَلفاظ میں پوری کلیسیا کے ہیڈ کے طور پر باضابطہ بولنا چاہیے۔ دوسرے نمبر پر، پوپ جو بھی فیصلہ لے وہ ساری عالمگیر کلیسیا کے لئے ہو۔ تیسرے نمبر پر، یہ فیصلہ اِیمان پر یا اِخلاقیات پر ہونا چاہیے۔ چوتھے نمبر پر، آخری فیصلہ لیتے وقت پوپ کا دھیان مکمل طور پر اِیمان یا اِخلاقیات کی تعلیمات پر ہوتا کہ تمام اِیماندار اِس فیصلے کو تھام سکیں اور یہ فیصلہ اِبتدائی اور تخلیقی نہیں بلکہ تعبیری اور تشریحی ہونا چاہیے۔ نئی بائبلی تعلیمات تخلیق کرنے کا پوپ کے پاس کوئی اِختیار نہیں ہے۔ پوپ مُکاشفہ کا مُصنف نہیں بلکہ صرف مُکاشفہ کا نگہبان اور بیان کرنے والا ہے۔ پوپ کے پاس کلامِ مقدس میں سے ایک لفظ کو بھی مسخ کرنے کی طاقت نہیں ہے یا پھر اَلہامی روایت میں سے ایک لفظ بھی تبدیل نہیں کر سکتا۔ اُس کی بے خطائی سختی سے تعلیمی تشریح کے ایک خطہ تک محدود ہے اور اِسے بالکل شاذ و نادر ہی اِستعمال میں لایا جاتا ہے۔ کچھ قدیم مسیحی روایات کو بیان کرنے اور واضع کرنے کے لئے اِس کو اِستعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بے خطائی ہے جسے مسیح نے بیان کیا جب پطرس، پہلے پوپ سے کہا ''اور مَیں آسمان کی بادشاہی کی کُنجیاں تجھے دُوں گا۔ اور جو کچھ تُو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھا رہے گا اور جو کچھ تُو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھلا رہے گا'' (مقدس متی 19:16)۔ یقیناً مسیح اپنے پیروکاروں کو ''کلیسیا کو سُننے'' سے ملامت نہیں کرتا، بغیر کسی طور سے یقینی بنائے کہ جو اُنہوں نے سُنا تھا سچ تھا، بغیر کسی طور سے اپنی بے خطائی کلیسیا کی تعلیمات کو یقینی بنائے بغیر۔ ''اگر وہ اُن کی بھی نہ سُنے۔ تو کلیسیا سے کہہ۔ اور اگر وہ کلیسیا کی بھی نہ سُنے تو اُسے مُشرک اور مُحصل کے برابر جان'' (مقدس متی 17:18)۔

پوپ کی بے خطائی کو مکمل طور پر سمجھنے کے لئے تاہم ایک اور چیز کو جاننا چاہیے: پوپ کی ایکس کیتھڈرا کے فیصلے اُس کی ذاتی آزادی کا نتیجہ ہیں۔ یہ فیصلے بہت سے سالوں کا نتیجہ ہیں، بعض اُوقات دوسرے بشپوں اور کلیسیا کے ماہرینِ اِلٰہیات سے مشورات کرنے میں اور کسی فیصلہ پر پہنچنے میں سینکڑوں سال لگ جاتے ہیں۔ ساری کلیسیا کے اِیمان کی آواز اُس کے اثر میں ہے۔ اُس کی بے خطائی اُس کی اپنی ذاتی لیاقت میں نہیں بلکہ مسیح کے سارے اَسراری بدن کی لیاقت اور قابلیت ہے۔ حقیقت میں پوپ کے ہاتھ مسیحی تعلیم میں ردوبدل کرنے کے حوالے سے بندھے ہوئے ہیں۔ پوپ نے کبھی بھی مسیحی تعلیم میں کچھ شامل کرنے، اُس میں سے کچھ نکالنے یا تبدیل کرنے کے لئے اپنی بے خطائی کا اِستعمال نہیں کیا ہے۔ چونکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنی کلیسیا سے دُنیا کے آخر تک ساتھ رہنے کا وعدہ کیا ہے۔ ''اور باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے اُنہیں بپتسمہ دو اور اُنہیں یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا مَیں نے تمہیں حُکم دِیا ہے۔ اور دیکھو مَیں دُنیا کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں'' (مقدس متی 20:28)۔ دوسری طرف پروٹسٹنٹ فرقے اپنی تعلیمات تبدیل کرنے میں آزادی محسوس کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر سارے پروٹسٹنٹ فرقوں نے پڑھایا تھا کہ اِمتناعِ حمل بہت بڑا گناہ تھا؛ لیکن

1930 خ۔س سے چرچ آف اِنگلینڈ کی لامبیتھ کانفرس (Church of England's Lambeth Conference) نے فیصلہ کیا ہے کہ اِمتناعِ حمل اَب گناہ نہیں رہا۔ تقریباً دُنیا میں تمام پروٹسٹنٹ وزراء نے اِنسانی فیصلے کو قبول کیا اور تعلیم کو تبدیل کیا ہے۔

سوال نمبر 9: کیتھولک سات ساکرامنٹوں پر ایمان کیوں رکھتے ہیں جبکہ پروٹسٹنٹ صرف دو ساکرامنٹ کو مانتے ہیں؟ حقیقت میں ساکرامنٹ کیا ہے اور یہ ایک اِنسان کے لئے کیا کام کرتا ہے؟

جواب: کیتھولک سات ساکرامنٹوں پر اِیمان رکھتے ہیں کیونکہ مسیح نے یہ ساکرامنٹ مقرر کئے ہیں؛ کیونکہ رسول اور آبائے کلیسیا سات ساکرامنٹوں پر اِیمان رکھتے ہیں؛ کیونکہ 1274 خ۔س میں لیونز کی دوسری کلیسیائی مجلس نے سات ساکرامنٹوں کی وضاحت کی ہے اور ٹرنٹ کی مجلس (1545-1553) نے سات ساکرامنٹوں کی توثیق اور تصدیق کی ہے۔ المختصر گنتی میں سات کا ہندسہ مسیحی اِیمان کی دوامی روایت میں سے اُجاگر ہوتا ہے۔ جو بیان کرتا ہے کہ حساب کتاب کے عمل کو صرف کیتھولک ہی قبول کیوں کرتے ہیں لیکن دوسری کلیسیائیں مثلاً مصری، قبطی، ایتھوپیا مونوفسائٹ، شامی جیکو بائٹ، یونانی آرتھوڈکس اور روسی آرتھوڈکس قبول نہیں کرتی ہیں۔

ساکرامنٹ کو سمجھنے کے لئے اور یہ اِنسان کے لئے کیا کام سرانجام دیتا ہے ایک شخص کو صحیح، روایتی مسیحی اور ساکرامنٹ کی تعریف کو جاننا چاہیے۔ ساکرامنٹ کی جامع تعریف یہ ہے کہ ساکرامنٹ ''ظاہری نِشان ہیں جو مسیح نے فضل دینے کے لئے مقرر کئے ہیں'' رُوح کو پاکیزگی بخشنے کے لئے ۔۔۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ کلیسیا کی اَلٰہی تجویز کردہ تقریب ہے۔ جس میں اَلفاظ اور فعالیت خیالی صورت کو جوڑتے ہیں جو کہ اُسی وقت میں دونوں اَلٰہی فضل کا نشان اور اَلٰہی فضل کا چشمہ بھی ہوتے ہیں۔ جب یہ خاص فضل عام سے الگ ہوتا ہے تو اِلہامی فضل رُوح کو عطا کیا جاتا ہے۔ خدا کا پاک رُوح، اِنسانی رُوح کو بخشا جاتا ہے اور رُوح اَلٰہی زندگی کے ساتھ منسلک ہوتی جاتی ہے اور مسیح کے ساتھ پیوست ہوجاتی ہے۔

جیسا کہ کلامِ مقدس بیان کرتا ہے کہ یہ فضل نجات کا فضل ہے۔ اِس کے بغیر اِنسان ایک بہت حقیقی فہم میں مسیح سے الگ تھلگ ہے اور جیسا کہ کلامِ مقدس اِشارہ کرتا ہے کہ مسیح نے اپنی کلیسیا کو سات ساکرامنٹ دیئے ہیں تاکہ کلیسیا بے خطائی کی اچھی بازگشت کے طور پر رُوح کو بچانے والا فضل، وہ فضل جو مسیح کی قربانی سے کلوری سے بہا خدمت کرے:

1۔ چشمہ کا ساکرامنٹ:

رُوحانی نئی پیدائش کا ساکرامنٹ جس کے ذریعے ہم خدا کے بچے اور فردوس کے وارث بنتے ہیں۔ ''یسوع نے جواب دِیا کہ مَیں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو۔ وہ خدا کی بادشاہی میں داخِل نہیں ہوسکتا'' (مقدس یُوحنا 3:5، مزید دیکھئے! رسولوں کے اَعمال 2:38، رومیوں 6:2-6)۔

2۔ اِستحکام کا ساکرامنٹ:

وہ ساکرامنٹ جو ہمیں مضبوط، مکمل مسیحی اور یسوع المسیح کے سپاہی بننے کے لئے رُوح القدس عطا کرتا ہے: ''جب رسولوں نے جو یروشلیم میں تھے سُنا کہ سامریوں نے خدا کا کلام قُبول کیا ہے تو اُنہوں نے پطرس اور یُوحنا کو اُن کے پاس بھیجا۔ جب وہ پہنچے تو اُنہوں نے

اُن کے لئے دُعا کی کہ رُوح القدس پائیں۔ کیونکہ وہ اُس وقت تک اُن میں سے کسی پر نازِل نہیں ہوا تھا لیکن اُنہوں نے صِرف خداوند یسوع کے نام پر بپتسمہ پایا تھا۔تب اُنہوں نے اُن پر ہاتھ رکھے اور اُنہوں نے رُوح القدس پایا'' (رسولوں کے اَعمال 8:14-17 مزید دیکھئے! رسولوں کے اَعمال 19:6)۔

3۔ پاک یوخرست کا سا کرامنٹ:

وہ سا کرامنٹ جسے پاک شراکت بھی کہتے ہیں جو رُوح کو حقیقی بدن اور خون، رُوح اور یسوع کی اُلوہیت، زیرِ ظہور یا روٹی اور مَے رسمِ مقدسہ کے نقاب میں کھلاتا پلاتا ہے: ''اور جب وہ کھانا کھا رہے تھے۔ تو یسوع نے روٹی لی اور برکت دے کر توڑی اور اُنہیں دی اور کہا لو یہ میرا بدن ہے اور پیالہ لے کر شُکر کیا اور اُنہیں دِیا اور اُن سب نے اُس میں سے پِیا۔ اور اُس نے اُن سے کہا یہ نئے عہد کا میرا وہ خُون ہے جو بُہتیروں کے لئے بہایا جاتا ہے'' (مقدس مرقس 14:22-24، مزید دیکھئے! مقدس متی 26:26-28، مقدس لُوقا 22:19-20، مقدس یُوحنا 6:52-54، 1۔قرنتیوں 10:16)۔

4۔ کفارہ کا سا کرامنٹ:

وہ سا کرامنٹ جسے اِعتراف کا سا کرامنٹ بھی کہتے ہیں۔ جس کے ذریعے مسیح گناہ معاف کرتا اور فضل کے لئے رُوح کو بحال کرتا ہے: ''اُس نے یہ کہہ کر اُن پر پھُونکا اور کہا تُم رُوح القدس لو۔ جِن کے گناہ تُم معاف کرو اُن کے معاف کِئے گئے ہیں۔ جِن کے گُناہ قائم رکھو۔ اُن کے قائم رکھے گئے ہیں'' (یُوحنا 20:22-23، مزید دیکھئے! مقدس متی 18:18)۔

5۔ شفاء کا سا کرامنٹ:

وہ سا کرامنٹ جسے بعض اُوقات آخری مالش کا سا کرامنٹ بھی کہا جاتا ہے۔ جو بیمار کو طاقت بخشتا اور مرنے والے کو پاک کرتا ہے: ''اگر کوئی تُم میں بیمار پڑے تو کلیسیا کے کاہنوں کو بُلائے اور وہ اُس پر خداوند کے نام سے تیل مَل کر اُس پر دُعا کریں۔ اور اِیمان کی دُعا اُس بیمار کو بچائے گی اور خداوند اُسے اُٹھا کھڑا کرے گا اور اُس نے گُناہ کِئے ہوں تو وہ اُسے مُعاف ہو جائیں گے'' (مقدس یَعقُوب 5:14-15، مزید دیکھئے! مقدس مرقس 6:12-13)۔

6۔ پاک خدمت کا سا کرامنٹ:

کاہنانہ تقرری کا سا کرامنٹ جو کاہنوں کو ماس کی پاک قربانی اَدا کرنے، سا کرامنٹ اَدا کرنے اور کلیسیا کے دوسرے مکمل معاملات کو سرِانجام دینے میں اَختیار دیتا ہے: ''کیونکہ ہر ایک کاہنِ اعظم آدمیوں میں سے منتخب ہو کر آدمیوں ہی کی خاطر خُدا سے متعلقہ باتوں کے لئے مُقرر کِیا جاتا ہے۔ تا کہ نذریں اور گُناہوں کی قُربانیاں گُزرانے۔ وہ جاہلوں اور گُمراہوں کی ہمدردی کرنے کے قابِل ہوتا ہے۔ اِس لئے کہ وہ خُود بھی کمزوری میں مُبتلا ہوتا ہے۔ اور اِسی سبب سے لازِم ہے کہ وہ جس طرح اُمت کے لئے اُسی طرح اپنے لئے بھی گُناہوں کی قُربانی چڑھائے۔ اور کوئی شخص یہ مرتبہ اپنے آپ اِختیار نہیں کرتا۔ سِوائے اُس کے جِسے خدا ہارون کی طرح بُلائے'' (عِبرانیوں 5:1-5، مزید دیکھئے! رسولوں کے اَعمال 20:28، 1۔تیموتاؤس 4:14)۔ ''پِھر روٹی لی اور شُکر کر کے توڑی اور یہ

کہہ کر اُنہیں دِی کہ یہ میرا بدن ہے جو تُمہارے واسطے دِیا جاتا ہے میری یادگاری کے واسطے یہی کِیا کرو" (مقدس لُوقا 19:22)۔

7۔نِکاح کا ساکرامنٹ:

وہ ساکرامنٹ جو مرد اور عورت کو پاک اور نا قابلِ تنسیخ بندھن میں باندھ دیتا ہے: "اِس واسطے مَرد اپنے باپ اور اپنی ماں کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے مِلا رہے گا اور وہ دونوں ایک تن ہوں گے۔ سو اَب وہ دو نہیں بلکہ ایک تن ہیں۔ پس جِسے خدا نے جوڑا ہے اُسے اِنسان جُدا نہ کرے" (مقدس متی 19:5-6، مزید دیکھئے! مقدس مرقس 10:7-9، اِفسیوں 5:22-32)۔

آپ ساکرامنٹوں کے بارے میں جان گے ہوں گئے، مسیح کا کلام اور رسولوں کی مثالیں کیتھولک کلیسیا کے ساتھ ساکرامنٹوں کی قانونی حیثیت اور اَثر انگیزی کی شہادت دیتی ہیں۔ حقیقت میں اِن میں سے ہر ایک ساکرامنٹ اِنسان کی دائمی نجات کے لئے مسیح کے منصوبے کا ایک مکمل حصہ ہے۔

سوال نمبر 10: جب رسولوں کے مطابق "ہر ایک نوِشتہ جو خُدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اصلاح اور تربیت صداقت کے واسطے فائدہ مند ہے" (2۔تیمتھیُس 3:16) تو پھر کیتھولک کلیسیا بائبل ریڈِنگ کی حوصلہ شکنی کیوں کرتی ہے؟

جواب: اگر کیتھولک کلیسیا بائبل رِیڈِنگ کی حوصلہ شکنی کرتی ہے، تو کیا پوپ، ہزاروں کیتھولک بشپ اور لاکھوں کیتھولک عامتہ المومنین اِس کے بارے میں باخبر نہیں ہیں۔ چونکہ پوپ ساری کلیسیا کے لئے پاسبانی خطوط جاری کرتا ہے، جسے اِنسکلیکلز (Encyclicals) کہتے ہیں، جو کہ بائبل رِیڈِنگ کے اِخلاقی اور دینی اَثرات پر ہوتے ہیں۔ کیتھولک بائبل پوری دُنیا میں دوسری مسیحی بائبل سے زِیادہ پڑھی اور خریدی جاتی ہے۔ سب سے پہلی مسیحی بائبل کیتھولک کلیسیا کے سبب وجود میں آئی تھی۔ پہلی اور دوسری صدی کے کیتھولک ماہرین نے اِسے مرتب کیا تھا اور اعلیٰ مسیحیوں سے منظور شُدہ تھی اور اِسے 393 خ۔س میں ہِپو (Hippo) کی کیتھولک مجلس اور 397 خ۔س میں کارتھیج (Carthage) کی مجلس میں اِستعمال کیا گیا تھا۔ بائبل مقدس کی پہلی چھپائی کیتھولک کلیسیا کی زیرِ سرپرستی عمل میں لائی گئی تھی اور اِسے پرنٹنگ پریس کے کیتھولک موجِد، جوہانز گوٹنبرگ (Johannes Gutenberg) نے چھاپا تھا۔ اور سب سے پہلی بائبل اَبواب اور آیات کے نمبر کے ساتھ کیتھولک چرچ نے ترتیب دی تھی اور یہ سارا کام سٹیفن لانگٹن، کارڈینل آرچ بشپ آف کنٹربری (Stephen Langton, Cardinal Archbishop of Canterbury) کا تھا۔ یہ دائمی کیتھولک عقیدت بائبل مقدس کے ساتھ تھی۔ جس نے مارٹن لوتھر کو ترغیب دی جسے کیتھولک دوست پروری کا مُلزم نہیں ٹھہرایا جا سکتا تھا۔ مارٹن لوتھر مقدس یُوحنا پر اپنی کومنٹری میں لِکھتا ہے "ہم رومن کیتھولک کو تسلیم کرنے کے پابند ہیں کیونکہ اُن کے پاس خدا کا کلام ہے اور ہم نے اُن سے خدا کا کلام لیا ہے۔ اور اُن کے بغیر ہمارے پاس بائبل مقدس کا کوئی عِلم نہیں ہے"۔

سوال نمبر 11: اگر کیتھولک کلیسیا بائبل مقدس کو خدا کے پاک کلام کے طور پر عزت و احترام دیتی ہے۔ اگر وہ سچ میں چاہتی ہے کہ اُس کے ممبران خدا کے پاک کلام کی سچائیوں سے واقف ہوں تو پھر ماضی میں کیوں کیتھولک کلیسیا نے بائبلیں ضبط کر لیں اور بہت سی جلا بھی دیں؟

جواب: وہ بائیبلیں جو کیتھولک کلیسیا نے اَکٹھی کیں اور جلائیں۔ وہ نمایاں طور پر وائکلِف (Wycliff) اور تائنڈالے (Tyndale) بائیبلیں غلط طریقے سے تراجم کی گئیں تھیں اور اِس لئے یہ بائیبلیں خدا کا پاک کلام نہیں تھیں۔ دوسرے اَلفاظ میں کیتھولک کلیسیا نے وہ بائیبلیں اَکٹھی کیں اور جلا دیں، ایسے ہی کیونکہ کیتھولک کلیسیا سچی اور حقیقی بائیبل کو خدا کے پاک کلام کے طور پر عزت و اِحترام دیتی ہے اور یہ چاہتی ہے کہ اُس کے ممبران خدا کے پاک کلام کی سچائیوں سے واقفیت حاصِل کریں۔ اِس کا ثبوت حقیقت میں دیکھا جاتا ہے کہ اِن بائیبلوں کو اَکٹھا کرنے اور جلانے کے بعد اِن کی جگہ نقص اور غلطیوں سے پاک، بائیبل نے لے لی ہے۔ اِس بات پر شک نہیں کیا جا سکتا کہ وائکلِف اور تائنڈالے تراجم بدعنوان اور خراب تھے۔ اِس لئے فنا پذیری کے مستحق تھے کیونکہ کلیسیا کی یہ ناکام کوشش ہوتی کہ اِنہیں دُوبارہ سے بحال کر سکتے۔ اور اِس بات پر بھی شک نہیں کیا جا سکتا کہ وہ بائیبلیں جنہوں نے اِن کی جگہ لی وہ صحیح اور مستند تراجم تھے کیونکہ اِنہیں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک بہت عرصے سے عزت اور اِحترام دیتے آ رہے ہیں اور اِن کی تعظیم کرتے ہیں۔

سوال نمبر 12: کیتھولک کلیسیا اپنی تمام کلیسیائی تعلیمات کو بائبل مقدس پر بنیاد بنانے کی بجائے کچھ تعلیمات کو روایت پر کیوں بنیاد بناتی ہے؟ کیا مسیح نے فریسیوں کو نہیں کہا تھا، جو روایات کو تھامے ہوئے تھے کہ یہ خدا کی حکم عدولی کرتے ہیں؟ (متی 3:15، مقدس مرقس 9:7)۔

جواب: غور کریں! بائیبل مقدس میں دو قسم کی مذہبی روایات ہیں، اِنسانی اور اِلہامی۔ مشاہدہ کریں! جب مسیح نے فریسیوں کو مُلزم ٹھہرایا تو وہ اُن کی اِنسانی روایات کو اِنسانی احکام کا حوالہ دے رہا تھا۔ ''پس یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں۔ کیونکہ آدمیوں کے احکام کی تعلیم سِکھاتے ہیں'' (مقدس مرقس 7:7)۔ مسیح چاہتا تھا کہ الہامی روایات کو محفوظ کیا جائے اور اُس کا اَحترام کیا جائے کیونکہ اُس نے الہامی روایات کو مسیحی اِیمان کی تہہ نیشنی کا حصہ اور پارسل بنایا تھا۔ جیسا کہ مقدس پولوس رسول تصدیق کرتا ہے ''اِس واسطے اے بھائیو ثابت قدم رہو اور اُن روایتوں کو تھامے رہو جن کی تُم نے ہماری تقریر یا تحریر کے ذریعے سے تعلیم پائی ہے'' (2۔تسالونیکیوں 15:2)۔ ''اور اَے بھائیو! ہم اپنے خُداوند یسوع مسیح کے نام سے تُمہیں حُکم دیتے ہیں کہ تُم ہر اُس بھائی سے کنارہ کرو جو باقاعدہ نہیں چلتا اور اُس روایت پر عمل نہیں کرتا جو ہماری طرف سے اُسے پہنچی'' (2۔تسالونیکیوں 6:3)۔ یہ الہامی روایات جن کا مقدس پولوس رسول ذِکر کرتا ہے یہ منکشف سچائی ہے جو پیغام سے نہیں بلکہ کلام سے پہنچی ہے۔ یہی روایت ہے جو کہ پاک کلام کے ساتھ ہے، کیتھولک کلیسیا کے اِیمان کا عقیدہ اِسی پر ہے۔ جیسا کہ اِبتدائی آبائے کلیسیا دعویٰ کرتے تھے۔ مقدس اَگسٹین لِکھتے ہیں ''چنانچہ مسیحی نام کی یہ روایات کثیر تعداد میں، بہت طاقتور اور بہت نادر ہیں، صرف اِنسان کو چاہیے کہ وہ کیتھولک کلیسیا پر اِیمان مضبوط رکھے''۔ نیا عہد نامہ بذاتِ خُود مسیحی روایات کی پیداوار ہے۔ نئے عہد نامے میں کسی جگہ بھی نئے عہد نامے کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔

سوال نمبر 13: کیتھولک اپنی نجات کا نفع کمانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں اِس حقیقت کے باوجود کہ نجات صرف یسوع المسیح کی طرف سے آزاد تحفے کے طور پر آتی ہے؟

جواب: کیتھولک اِس بات کو مکمل طور پر مانتے ہیں کہ یسوع المسیح نے صلیب پر اُن کے گناہوں کے لئے اپنی جان قربان کی اور یوں ''فردوس

کا دروازہ کھولا" اور یہ نجات کا ایک آزاد تحفہ ہے جو اِنسان کی اَچھی چیزوں کی کوئی قیمت نہیں ہے، جس سے نفع وہ کما سکتا ہے۔ کیتھولک مسیحی بچانے والا اور پاک کرنے والا فضل پاتے ہیں اور مسیح خود اِن کی رُوحوں میں آتا ہے جب یہ مسیح میں بپتسمہ پاتے ہیں۔ کیتھولک جانتے ہیں کہ مسیح نے آسمان میں ہمیشہ کی خوشی کو حاصِل کرنے کے لئے یقینی شرائط رکھی ہیں۔ مثال کے طور یسوع المسیح کا گوشت کھانا اور خون پینا (مقدس یُوحنا 54:6) اور حکموں کو ماننا (مقدس متی 17:19)۔ اگر ایک مسیحی بڑے معاملات میں ہمارے خداوند یسوع المسیح کے حُکم کو ماننے سے اِنکار کرتا یا اُسے نظر اَنداز کرتا ہے (یہ تب ہوتا ہے جب وہ کوئی بڑا گناہ کرتا ہے) تو ہمارا خداوند یسوع المسیح اُس کی رُوح کے مسکن میں نہیں رہتا اور اگر مسیحی اِسی حالت میں مرجاتا ہے تو وہ اپنے خدا سے اپنے سنجیدہ گناہ کی وجہ سے اپنی رُوح کو دور کر لیتا ہے۔ وہ بچایا نہیں جائے گا۔ اِن بڑے گناہوں کے حوالے سے جیسا کہ مقدس پولوس رسول غلاطیوں کی کلیسیا کو خبر دار کرتا ہے: "بُت پرستی۔ جادُوگری۔ دُشمنی۔ جھگڑا۔ حسد۔ غضب۔ تفرقے۔ جُدائیاں۔ بِدعتیں۔ رشک۔ نشہ بازی۔ اوباشی اور اِن کی مانند۔ اِن کی بابت جیسا پیشتر کہا ہے اَب بھی کہتا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارِث نہ ہوں گے" (غلاطِیوں 20:5-21)۔ اِس بات کو بھی شامِل کرنا چاہیے کہ مسیح ہمیشہ معاف کرتا ہے اور گناہگار کی طرف رُجوع کرتا ہے جو خُلوصِ دِل اور سادہ مزاجی کے ساتھ اَعتراف کے ساکرامنٹ کی صورت میں مسیح کی طرف رسائی حاصل کرتا ہے۔

کیتھولک مقدس پولوس رسول کی تعمیل کرتے ہیں جس نے یہ نہیں سوچا تھا کہ اُس کی نجات اور سب کی نجات کی ضمانت صرف ایک بار دی گئی ہے۔ اُس وقت جب وہ مسیح کو پہلی بار اپنے بدن میں اُتارتا ہے۔ وہ لِکھتا ہے "مَیں اپنے بدن کو مارتا پیٹتا اور اُسے قابو میں لاتا ہُوں ایسا نہ ہو کہ مَیں اَوروں کو وعظ کر کے آپ نامقبُول ٹھہروں" (1۔قرنتیوں 27:9)۔ اور یہ بھی کہ "اَور اِس واسطے میرے پیارو۔ جس طرح تُم ہمیشہ فرمانبرداری کرتے آئے ہو اُسی طرح نہ تُم صِرف میری حاضِری میں بلکہ اَب بھی میری غیر حاضِری میں بہت زیادہ ڈرتے اور تھر تھراتے ہوئے اپنی نجات کے کام کِئے جاؤ۔ کیونکہ خدا ہی ہے جو تُم میں اپنی مرضی کی تکمِیل کے لئے نیّت اور عمل دونوں پیدا کرتا ہے" (فِلپیوں 12:2-13)۔ "پس جِسے بہت دِیا گیا اُس سے بہت طلب کیا جائے گا اور جسے بہت سونپا گیا اُس سے زیادہ مانگا جائے گا" (مقدس لُوقا 48:12)۔ "اَور میرے نام کے باعِث سب لوگ تُم سے کِینہ رکھیں گے۔ مگر جو آخر تک ثابت قدم رہے گا وہی نجات پائے گا" (مقدس متی 22:10)۔ اِس کے باوجود، کیتھولک ادراک کرتے ہیں کہ یہاں تک کہ خداوند یسوع المسیح کے فضل کے آزاد تحفہ کے بغیر اُس کے اَرشادات کو پورا کر کے بھی نجات پانا ناممکن ہے۔

سوال نمبر 14: کیتھولک اِیمان کیوں رکھتے ہیں کہ نجات کے لئے اچھے کام کرنا ضروری ہیں؟ کیا مقدس پولوس رسول رومیوں باب تین اور اٹھائیسویں آیت میں نہیں کہتا کہ "اِنسان اِیمان سے صادِق ٹھہرتا ہے"؟

جواب: کیتھولک اِعتقاد رکھتے ہیں کہ اِیمان اور اَچھے کام نجات کے لئے دونوں لازم و ملزوم ہیں کیونکہ یسوع المسیح کی تعلیم ایسی ہے۔ جس کا مطالبہ ہمارا خداوند یسوع المسیح بھی کرتا ہے "کیونکہ مسیح یسوع میں نہ تو ختنہ کچھ فائدہ دیتا ہے اور نہ نامختونی۔ مگر اِیمان جو محبت سے عمل کرتا ہے" (غلاطیوں 6:5)۔ متی پچیس باب اُس کی اکتیس سے چھیالیس آیات تک پڑھیں۔ یہ آیات یومِ عدالت کے بارے میں بتاتی ہیں

جن کی بُنیاد اچھے اَعمال کرنے پر ہے۔ پہلا اور بڑا حُکم بھی یہی ہے جو ہمارے خداوند یسوع المسیح نے خود دِیا ہے ''اُس نے اُس سے کہا کہ تُو خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے پیار کر۔ بڑا اور پہلا حُکم یہی ہے اور دوسرا جو اِس کی مانند ہے یہ ہے کہ تُو اپنے ہمسائے کو اپنی مانند پیار کر'' متی 22:37-39) ''جو اَب اِسی زمانے میں سو گنا نہ پائے گا۔ گھروں اور بھائیوں اور بہنوں اور ماؤں اور بال بچوں اور کھیتوں کو اَذِیت کے ساتھ اور آنے والے زمانے میں ہمیشہ کی زندگی۔ لیکن بُہتیرے جو اوّل ہیں آخر ہو جائیں گے اور جو آخر ہیں اوّل'' (مقدس مرقس 12:30-31)۔ جب اَمیر نوجوان نے ہمارے خداوند یسوع المسیح سے پوچھا کہ ''اَے اُستاد میں کون سی نیکی کروں کہ اَبدی زندگی پاؤں'' ہمارے خداوند نے جواب دِیا: ''حکموں پر عمل کر'' (مقدس متی 17:19)۔ اگرچہ اِیمان آغاز ہے، اور یہ خدا کی مرضی کو مکمل طور پر پورا کرنا نہیں ہے۔ بائیبل مقدس میں کہیں بھی نہیں لکھا کہ اِیمان اکیلا اِنصاف کرتا ہے۔ جب مقدس پولوس رسول لِکھتا ہے ''چُنانچہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ شریعت کے اَعمال کے بغیر اِیمان کے سبب سے اِنسان صادِق ٹھہرتا ہے'' (رومیوں 28:3)۔ مقدس پولوس رسول اِعمال کا ذِکر کرتا ہے جو پرانی یہودی شریعت سے نرالا اور اَنوکھا ہے اور ختنہ کی مثال کا حوالہ دیتا ہے۔

کیتھولک کلیسیا یہ تعلیم نہیں دیتی کہ خالصتاً اِنسانی اچھے کام نجات کے لئے قابلِ مستحق ہیں۔ کیتھولک کلیسیا کی تعلیمات کے مطابق ایسے کام نجات حاصِل کرنے کے اَہل نہیں ہیں۔ صرف تبھی اچھے کام کئے جاتے ہیں جب اِنسان فضل کی حالت میں ہوتا ہے۔ یہی کام بطورِ شاخ اُس کی رُوحانی زندگی کو تاک یعنی مسیح کی طرف کھینچتا ہے (یُوحنا 15:4-6)۔ ہمارے یہی اچھے کام ہمیں نجات کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ سب اچھے کام صرف خدا کے فضل اور مسیح کی اہلیت سے اِنجام پاتے ہیں۔ یہ اچھے کام فضل کی حالت میں رُوح کے ذریعے سے خدا کو نذر کئے جاتے ہیں (یہ بڑے گناہ سے مبرہ ہوتے ہیں، پاک تثلیث کے ساتھ رُوح میں سُکونت کرتے ہیں) اِس کے سبب یہ اچھے کام مافوق الفطرت قابلِ مستحق ہوتے ہیں، کیونکہ یہ کام میں اور مسیح کی اہلیت میں بانٹے جاتے ہیں۔ ایسے مافوق الفطرت اچھے کام صرف خدا کے ذریعے اَنعام میں نہیں دیئے جائیں گے بلکہ یہ نجات کے لئے بھی لازم وملزوم ہوں گئے۔ مقدس پولوس رسول دِکھاتا ہے کہ کیسے حقیقی اچھے کاموں کی لاپرواہی حتیٰ کہ ایک مسیحی اِیماندار کو بھی عذاب میں ڈالے گی: ''اگر کوئی اپنوں کی اور خاص کر اپنے گھر کی خبر گیری نہ کرے تو وہ اِیمان کا مُنکر اور غیر مومن سے بدتر ہے'' (1۔ تیموتاؤس 8:5)۔ ہمارا خداوند ہمیں بتاتا ہے کہ اَگر ماسٹر (خدا) واپس آئے اور اپنے خادم کو تابعداری سے کام کرنے کی بجائے اُسے گناہگار پائے ''تو اُس غُلام کا مالِک ایسے دِن آ موجود ہوگا کہ وہ اِنتظار نہ کرتا ہو اور ایسی گھڑی کہ وہ نہ جانتا ہو۔ اور وہ اُسے کاٹ ڈالے گا۔ اور بے اِیمانوں کے ساتھ اُس کا بخرہ کردے گا'' (مقدس لُوقا 12:46)۔

سوال نمبر 15: کیتھولک مقدسہ مریم کی عبادت ایک دیوی کے طور پر کیوں کرتے ہیں جبکہ کلام مقدس میں یہ بات واضح لکھی ہے کہ وہ ایک مافوق الفطرت ہستی نہیں تھی؟

جواب: کیتھولک مقدسہ مریم، مسیح کی ماں کی عبات ایک دیوی کے طور پر نہیں کرتے ہیں۔ کیتھولک کلیسیا کے اِیمان اور دستور کے بارے میں جتنے بھی غلط تصورات ہیں، اُن میں سے یہ سب سے بڑا نامعقول خیال ہے۔ کیتھولک صرف ایسے ہی محتاط ہیں جیسے کہ پروٹسٹنٹ کہ

مقدسہ مریم اِنسانی تخلیق ہے اوراس لئے وہ اُس عزت اوراحترام کی حقدارنہیں ہے، جوصرف خدا کیلے کے لئے محفوظ ہے۔ جوغیر کیتھولک ایک بہت بڑی غلطی کرتے ہیں، کیونکہ تعظیم ایک بہت گہری محبت اوراَدب ہے، اِس کے عِلاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ مقدسہ مریم کی عقیدت کے علاوہ پرستش نہیں کی جاتی۔ چونکہ پہلے خدا نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے اوردوسرا کیتھولک کلیسیا کے قوانین کی کتاب جس کی بُنیاد قانونِ اِلٰہی پر ہے، منع کرتی ہے۔ کنین لاء (Canon Law 1255 and 1918) 1255 سے 1918 خ س، پاک تثلیث کے علاوہ باقی کسی کی بھی عبادت کرنے سے منع کرتا ہے۔ تاہم کیتھولک یہ محسوس کرتے ہیں کہ مقدسہ مریم کوایک ممتاز مقام سے موسوم کیا جائے، کیونکہ خدا نے نجات ہندہ کی ماں کے طور پراُس کا اِنتخاب کیا۔ خدا نے اُسے خود بلند کیا اوردوسرے اِنسانوں سے زیادہ اُس کوسرفراز کیا۔ کیتھولک مقدسہ مریم کو بڑا خراجِ عقیدت پیش کرتے اوراُس کا احترام کرتے ہیں کیونکہ اُن کی اِنتہائی خواہش یہ ہے کہ ''پس تُم پیارے فرزندوں کی طرح خدا کے مُقلدِ ہو'' (اِفسیوں 1:5)۔ مقدسہ مریم خود پیشن گوئی کرتی ہے: ''کیونکہ اُس نے اپنی بندی کی پست حالی پرنظر کی۔ اِس لئے دیکھ۔ اَب سے لے کر ہر زمانے کے لوگ مُجھے مُبارَک کہیں گے۔ کیونکہ اَلقادر نے میرے لئے بڑے بڑے کام کِئے ہیں اور اُس کا نام قُدوس ہے'' (مقدس لُوقا 1:48-49)۔ کیتھولک جانتے ہیں کہ بزرگی اورتعریف کا ہر، دہانہ جو وہ مقدسہ مریم کو دیتے ہیں وہ اُس کے اِلٰہی بیٹے کے جلال اور بزرگی میں اِضافے کا باعث بنتا ہے، جیسے مقدسہ مریم خدا کی حمد وتوصیف بیان کرتی ہے نہ کہ اپنی، جب الیصابات اُسے مُبارَک کہتی ہے (مقدس لُوقا 1:41-55)۔ کیتھولک جانتے ہیں کہ وہ جتنا مقدسہ مریم کے نزدیک آئیں گے تو وہ اُتنا ہی قریب اُس کے جائیں گے جس کو اُس نے جنم دِیا ہے۔ 434 خ س میں مقدس وِنسنٹ آف لارینز (St. Vincent of Lerins) مقدسہ مریم کے ساتھ مسیحی عقیدت کا اِس طرح سے دفاع کرتا ہے: ''تاہم خدا مقدسہ مریم کے اپنے استحقاق کے اِلٰہی فضل اوراُس کی خاص بزرگی کی حق تلفی کی کوشش کرنے والے کسی بھی شخص کو منع کرسکتا ہے۔ ہمارے یسوع مسیح اور خدا کی بے مِثل مدد کے ذریعے سے مقدسہ مریم سچی اورمُبارَک، خدا کی ماں تسلیم کی جاتی ہے''۔ آج تک 75 فیصد مسیحی اِسی نقطۂ نظر کو تھامے ہوئے ہیں۔

سوال نمبر 16: کیتھولک مقدسہ مریم اور مقدسین سے دُعا کیوں کرتے ہیں جبکہ کلامِ پاک بتاتا ہے کہ خدا اور اِنسانوں کے درمیان ایک ہی درمیانی، ہمارا خداوند یسوع مسیح ہے؟ (1۔ تیمتاؤس 5:2)۔

جواب: جب کیتھولک مقدسہ مریم اور دوسرے مقدسین سے جو آسمان پر ہیں دُعا کرتے ہیں تو وہ مسیح کو بائی پاس نہیں کرتے جسے وہ خدا اور اِنسانوں کے درمیان واحد درمیانی تسلیم کرتے ہیں۔ وہ مقدسہ مریم اور دوسرے مقدسین کے ذریعے مسیح کے پاس جاتے ہیں۔ وہ مقدسہ مریم اور دوسرے مقدسین سے شفاعت چاہتے کہ وہ آسمان پر مسیح کے تخت کے سامنے اُن کے لئے شفاعت کریں۔ ''اِس لئے تُم ایک دوسرے سے اپنے اپنے گناہوں کا اِقرار کرو۔ اورایک دوسرے کے لئے دُعا کروتا کہ تُم شِفا پاؤ۔ کیونکہ صادِق کی دُعا نہایت مُوثر ہوتی ہے'' (مقدس یعقوب 16:5)۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی بے گناہ اور بے داغ ماں کی مسلسل دُعا کس قدر ہمیں فائدہ پہنچاتی ہے۔ مقدس پولوس رسول اپنے مسیحی ساتھیوں سے اپنے لئے شفاعت کرنے کے لئے کہتا ہے: ''غرض اے بھائیو! ہمارے لئے یہ دُعا کرو کہ خداوند کا کلام جلد پھیل جائے اورایسا جلال پائے جیسا تُم میں ہے'' (2۔ تسالونیکیوں 1:3)۔ پھر کہتا ہے ''اوراے بھائیو۔ مَیں اپنے

خداوند یسوع مسیح کی خاطر اور رُوح القدس کی محبت کے سبب سے تُم سے اِلتماس کرتا ہوں کہ تُم میرے لئے خُدا سے دُعا کرنے میں میری مدد کرو" (رومیوں 30:15)۔ مسیح خصوصاً ہمارا اپنے پاس جانا مقدسہ مریم، اپنی مُبارک ماں کے ذریعے ثابت کرتا ہے، کیونکہ اُس نے مقدسہ مریم کے ذریعے ہمارے پاس آنا مناسب سمجھا۔ دوسرے اَلفاظ میں مسیح خداوند نے ہم تک پہنچنے کے لئے مقدسہ مریم کا اِنتخاب کیا۔ اور قانائے جلیل میں مقدسہ مریم کے اَلفاظ کے بعد یسوع مسیح نے اپنا پہلا معجزہ کیا۔ (مقدس یُوحنا 2:2-11)۔

پاک کلام میں یہ بات واضح ہے کہ آسمان پر مسیح کے تخت کے سامنے مقدسین ہمارے لئے شفاعت کریں گے اگر وہ دُعا میں اِلتجا کرتے ہیں: "پھر ایک اور فرشتہ آیا اور سونے کے بخُور دان لئے ہوئے قربان گاہ کے پاس جا کھڑا ہوا اور بہت سی خُوشبُو ئیاں اُسے دی گئیں تا کہ تمام مُقدسوں کی دُعاؤں کے ساتھ تخت کے سامنے کی طِلائی قربان گاہ پر چڑھائے۔ اور بخُور کا دُھواں مُقدسوں کی دُعاؤں کے ساتھ ہی فرِشتے کے ہاتھ سے خُدا کے حضور پہنچ گیا" (مُکاشفہ 8:3-4) اور یہ بات اِبتدائی مسیحیت کے ریکارڈ میں صاف صاف ظاہر ہے کہ پہلے مسیحی بڑے اِشتیاق اور سرگرمی کے ساتھ اپنی شفاعتیں طلب کرتے تھے۔ چوتھی صدی کا مقدس جان کرزاسٹم لکھتا ہے: "جب آپ اَدراک کرتے ہیں کہ خدا آپ کی تادیب کر رہا ہے، اپنے دشمنوں سے بھاگنے کے لئے نہیں بلکہ اپنے دوستوں، شہُدا، مقدسوں اور دوسرے جو اُس کی تعریف بیان کرتے ہیں اور جن کے پاس بڑی طاقت ہے"۔ اگر مقدسین خدا کی ایسی طاقت رکھتے ہیں تو اُس کی اپنی ماں کتنی زیادہ طاقت رکھتی ہوگی۔

سوال نمبر 17: کیتھولک جب اَقدس روزری پڑھتے ہیں تو وہ بار بار ایک دُعا کا ورد کیوں کرتے ہیں؟ کیا مسیح نے مقدس متی کی اِنجیل میں اس بے مقصد دہرائے جانے کے عمل کو رَد نہیں کیا ہے؟ (مقدس متی 7:6)۔

جواب: کیتھولک جب اَقدس روزری پڑھتے ہیں تو وہ بار بار ایک ہی دُعا کو دُہراتے نہیں ہیں۔ اَقدس روزری بہت سی دُعاؤں کا ایک تسلسل ہے؛ رسولوں کا عقیدہ، دُعائے ربانی، خدا کی تمجید، سلام اے مریم، سلام اے ملکہ اور یہ دُعائیں بہت سے پاک مراقبات کے ہمراہ چلتی ہیں۔ جیسے جیسے اَقدس روزری پیش قدمی کرتی ہے، تب تب کیتھولک خداوند یسوع مسیح کی زندگی اور اُس کی ماں کی زندگی کے خوشی، دُکھ، جلال اور نور کے بھیدوں پر دُھیان و گیان کرتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ سلام اے مریم کی دُعا اَقدس روزری کی عبادت کے دوران بہت بار دُہرائی جاتی ہے اور کچھ دوسری دُعائیں کئی بار دُہرائی جاتی ہیں لیکن یہ بے مقصد دُہرائے جانے کا عمل نہیں ہے اور یقیناً ہمارے خداوند یسوع مسیح نے بھی دُعاؤں کے دُہرائے جانے کے اِس عمل کو رَد نہیں کیا ہے۔ اُس نے اُن لوگوں کی دُعاؤں کے دُہرائے جانے کے عمل کو رَد کیا ہے جو **"عبادت خانوں میں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دُعا کرنا پسند کرتے ہیں تا کہ لوگ اُنہیں دیکھیں"** (متی 5:8)۔

دُعا بے فائدہ نہیں ہے۔ اگر دُعا صادِق دل اور پُر خلوص ہو کر کی گئی ہو تو اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کتنی بار دُعا دُہرائی گئی ہے۔ چونکہ مسیح خود جتسمنی باغ میں دُعا کے دُہرائے جانے میں مشغول ہے: "۔۔۔ پھر اُس نے دُوبارہ جا کر دُعا کی اور کہا۔ اے باپ اگر میرے پیئے بغیر یہ مُجھ سے نہیں ٹل سکتا۔ تو تیری مرضی پوری ہو۔ اور پھر آ کر اُنہیں سوتے پایا۔ کیونکہ اُن کی آنکھیں نیند سے بھری تھیں۔ اور اُنہیں چھوڑ کر پھر گیا۔ اور پھر وہی بات کہہ کر تیسری بار دُعا کی" (مقدس متی 26:39,42,44) اور ہمیں مُکاشفہ کی کتاب میں بھی اِس بات سے آگاہ

کیا گیا ہے کہ آسمان پر فرشتے دِن ورات ایک ہی دُعا بار بار کرتے ہیں: ''اور اُن چاروں جانداروں کے چھ چھ پر ہیں اور وہ چاروں طرف اور اَندر آنکھوں سے بھرے ہیں اور وہ رات دِن یہ پُکارنے سے باز نہیں آتے کہ قُدوس۔ قُدوس۔ قُدوس خداوند خدائے قادرِ مُطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آتا ہے'' (مُکاشفہ 8:4)۔ محصل عاجزی کے ساتھ ایک دُعا ہی بار بار دُہرائے جا رہا تھا: ''۔۔۔ مگر اُس محصل نے دُور کھڑے ہو کر اِتنا بھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف آنکھ اُٹھائے بلکہ چھاتی پیٹ پیٹ کر کہتا تھا کہ اَے خداوند مُجھ گنہگار پر رحم کر۔۔۔۔'' (مقدس لُوقا 18:9-14)۔ اِسی طرح خدا بھی آگ کی جلتی بھٹی میں تین نوجوانوں کی مسلسل دُہرائی جانے والی دُعا سے خُوش ہوتا تھا، جن کو خدا نے معجزانہ طور پر آگ کے شعلوں سے محفوظ رکھا تھا۔ (دانیال 3:52-90)۔ پروٹسٹنٹ بھی دُہرائی جانے والی دُعا میں ملوث ہوتے ہیں: وقتِ طعام پر بھی ایک ہی دُعا اور کلماتِ برکات پر بھی ایک ہی دُعا کی جاتی ہے۔ وقت بدلہ نہیں بلکہ اَبھی تک دُعاؤں کے دہرائے جانے کا عمل جاری ہے۔

سوال نمبر 18: کیتھولک فردوس اور جہنم کے درمیان ایک جگہ برزخ پر ایمان کیوں رکھتے ہیں؟ برزخ کے بارے میں بائبل مقدس میں کہاں بتایا گیا ہے؟

جواب: مسیحیوں کی کثیر تعداد ہمیشہ فردوس اور جہنم کے درمیان موجود جگہ برزخ پر اِیمان رکھتی ہے جہاں روحیں گناہوں کی سزا کم کروانے اور گناہوں کی عارضی سزا کے قصور بخشوانے کے لئے جو کہ معاف کئے جاتے ہیں، جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ خدا کے موسیٰ کو معاف کرنے کے بعد بھی موسیٰ اپنے گناہ کی سزا بھُگتتا رہا۔ (2۔ ملوک یا 2۔ سموئیل 12:13-14)۔ اِبتدائی آبائے کلیسیا برزخ کی تعلیمات کو مسیحی اِیمان کے بُنیادی راسخ العقیدہ کے بارے میں ملاحظہ فرماتے ہیں۔ مقدس اگسٹین ایک بڑا معلمِ کلیسیا برزخ کی تعلیمات کے بارے میں فرماتا ہے: ''یہ تعلیمات آباء سے محصول کی گئی ہیں اور عالمگیر کلیسیا کے ذریعے تعمیل میں لائی گئی ہیں''۔ یہ سچ ہے کہ لفظ برزخ بائیبل مقدس میں واقعہ نہیں ہوا لیکن وہ جگہ جہاں چھوٹے گناہ پاک کئے جاتے ہیں اور رُوح کو بچایا جاتا ہے ''اور جس کا کام جَل جائے گا وہ نُقصان اُٹھائے گا مگر خُود بچ جائے گا۔ لیکن آگ سے گزری ہوئی چیز کی طرح'' (1۔ قرنتیوں 3:15)۔ بائیبل مقدس اُن کے درمیان بھی فرق بیان کرتی ہے جو سیدھے فردوس میں جاتے ہیں۔ جنہیں ''اور اُن پہلوٹھوں کی جماعت جن کے نام آسمان پر لکھے ہوئے ہیں'' کہا جاتا ہے (عبرانیوں 12:23) اور وہ جن کی رُوحیں برزخ میں جاتی ہیں، اُنہیں ''اور کامِل کِئے ہوئے راستبازوں کی رُوحوں کے پاس'' کہا جاتا ہے (عبرانیوں 12:23)۔ مسیح نے خُود کہا ہے: ''مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تُو کوڑی کوڑی ادا نہ کرے گا وہاں سے ہرگز نہ چُھوٹے گا'' (مقدس متی 5:26)۔ اور پھر مسیح خداوند فرماتے ہیں: ''پس مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ ہر ایک بے فائدہ بات جو آدمی کہیں گے وہ عدالت کے دِن اُس کا حساب دیں گے'' (مقدس متی 12:36)۔ برزخ سے متعلق کلامِ مقدس میں سے یہ حواجات بالکل واضح ہیں۔ مزید مکابیوں کی دوسری کتاب (جس کو پروٹسٹنٹ صلاح کاروں نے کلامِ مقدس میں سے نِکال دِیا تھا) بیان کرتی ہے ''اِس لئے اُس عُمدہ ثواب پر غور کر کے جو دِینداری میں سوئے ہوؤں کے لئے ذخیرہ کیا گیا ہے (یقیناً یہ خیال پاک اور نیک ہے)۔ اُس نے کفارہ کے لئے قربانی چڑھائی تا کہ وہ اپنے گُناہ سے رِہائی پائیں'' (2۔ مکابین 12:45)۔ دوسری اور تیسری صدی میں قدیم

مسیحی قبروں پر مُردوں کے لئے دُعا کے اِلتجائیہ کتبے لگائے ہیں۔درحقیقت مُردوں کے لئے دُعا کرنے کی روایت پروٹسٹنٹ اصلاح سے پندرہ صدیاں پہلے موجود تھی اور برزخ کا تصور مسیحیوں کے درمیان عالمگیر تھا۔جسے آج کے پروٹسٹنٹ فرقے بے فائدہ سمجھتے ہیں اور جن کے خیال کے مطابق برزخ موجود نہیں ہے۔

مزید برآں، اِنسان کو عام اِنصاف کے لئے فردوس اور جہنم کے درمیان ایک جگہ برزخ میں بُلایا جاتا ہے۔مثال کے طور پر ہماری اپنی اِنصاف کی عدالتوں میں۔بڑے جرائم کے لئے اِنسان کو یا تو اُسے قانون کے مطابق حُکم کی تعمیل کرنی ہوتی ہے یا پھر عمر قید کی سزا (جہنم) بُھگتنی پڑتی ہے؛ چھوٹے جرائم کے لئے اِنسان کو سزا دی جاتی ہے اور بحال (برزخ) کیا جاتا ہے؛ جب کوئی بھی جرم نہ کیا ہو تو اِنسان کو آزاد شہری (فردوس) کی برکت کے انعام سے نوازہ جاتا ہے۔اگر چور پیسے چراتا ہے، پھر اُس کو اپنے اِس فعل پر پچھتاوا ہوتا ہے اور جس مالک کے گھر چوری کی ہو اُس سے معافی مانگتا ہے۔یہ مظلوم کے لئے بالکل اِنصاف ہے کہ وہ اُسے معاف کر دے، اُس کی بحالی کے لئے اَصرار کرے۔خدا جو بے حد عادِل مُنصف ہے، پاک بحالی کے لئے مستحکم کرتا ہے۔اِعتراف کرنے کے ذریعے سے ہمارے گناہ معاف ہوتے ہیں جو کہ ہم اسی زِندگی میں کرتے ہیں۔(مقدس متی 2:3؛ مقدس لُوقا 8:3؛ مُکاشفہ 19,3-2:3)۔اور کیا مسیحی وہاں ہیں جو مسیح پر اِیمان رکھنے کے باوجود اُس کی مُخلص کاوش مسیح کی طرح بننے کی، اُس کے دِل میں ابھی تک گناہ اور دُنیاداری نہ پائی جاتی ہے؟ ''اِس واسطے کہ ہم سب کے سب بہت سی باتوں میں خطا کرتے ہیں'' (مقدس یعقوب 2:3)۔''اور کوئی چیز جو ناپاک ہے یا نفرت دِلاتی ہے یا کوئی شخص جو گنوؤنے کام کرتا یا جُھوٹ گھڑتا ہے اُس میں ہرگز داخِل نہ ہوگا۔مگر صِرف وہی جو برّے کی کِتابِ حیات میں لِکھے ہوئے ہیں'' (مکاشفہ 27:21)۔برزخ میں رُوح رحم سے تمام داغوں سے پاک کی جاتی ہے؛ جہاں خدا رُوحانی تطہیر کا کام جاری رکھتا ہے جس کی بہت سے مسیحی زمین پر مخالفت کرتے اور نظر اَنداز کرتے ہیں۔یہ بات یاد رکھنا بہت اہم ہے کہ کیتھولک اِیمان نہیں رکھتے کہ مسیح محض اُن کی گناہگار رُوحوں کو محفوظ کرتا ہے جیسے برف کی چادر ایک بڑے زمین کے خِطے کو ڈھانپ لیتی ہے (خدا کی معافی کے بارے میں مارٹن لوتھر کا بیان, (Marti Luther's description of God's forgiveness)۔بلکہ مسیح تقاضا کرتا ہے کہ ہمیں اپنی رُوحوں کی گہرائیوں سے مکمل طور پر بے گناہ اور حقیقتاً پاک ہونا چاہیے۔''اِس واسطے تُم کامِل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامِل ہے'' (مقدس متی 48:5)۔بے گناہی، مسیحی اچھائی اور پاکیزگی میں بڑھوتری یقیناً پیدا ہونے سے مرنے تک کا کام ہے (اور یہ صرف خدا کے فضل کے ذریعے ممکن ہے)۔بہت ساروں کے ساتھ یہ پاکیزگی برزخ میں کاملیت کو پہنچتی ہے۔اگر برزخ نہ ہو تو کامِل کے لئے فردوس اور ناکامِل کے لئے دوزخ ہے تو پھر ہم سے اَکثریت کی فردوس میں ہمیشہ کی زِندگی کی اُمیدیں لاحاصِل اور بے فائدہ ہیں۔

سوال نمبر 19: کیتھولک اپنے گناہوں کا اِعتراف کاہنوں کے سامنے کیوں کرتے ہیں؟ کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ کاہن اُن کے گناہوں کی تقصیر کو بخش دے گا؟ پروٹسٹنٹ کی طرح کیتھولک اپنے گناہوں کا اِعتراف براہِ راست خدا سے کیوں نہیں کرتے؟

جواب: کیتھولک اپنے گناہوں کا اِعتراف کاہنوں کے سامنے کرتے ہیں کیونکہ جیسا کلامِ مقدس میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، خدا اپنے بیٹے یسوع مسیح کی صورت میں اپنی کلیسیا کے کاہنوں کو اِعتراف سُننے کی اِجازت دیتا ہے اور اُنہیں اِختیار بخشتا ہے کہ وہ اُس کے نام سے گناہ

معاف کریں۔رسول جوخدا کی کلیسیا کے پہلے کاہن تھے مسیح اُنہیں کہتا ہے ''اور یسوع نے پھر اُن سے کہا۔تمہیں سلامتی حاصِل ہو۔جس طرح باپ نے مُجھے بھیجا ہے مَیں بھی اُسی طرح تمہیں بھیجتا ہوں۔اُس نے یہ کہہ کر اُن پر پُھونکا اور کہا تُم رُوح القدس لو۔جن کے گُناہ تُم معاف کرو اُن کے معاف کِئے گئے ہیں۔جن کے گُناہ تُم قائم رکھو۔اُن کے قائم رکھے گئے ہیں''(مقدس یُوحنا20:21-23)۔اور پھر مقدس متی کی اِنجیل میں یسوع مسیح یُوں فرماتے ہیں:''مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ تم زمین پر باندھو گے وہ آسمان پر بندھا رہے گا۔اور جو کچھ تُم زمین پر کھولو گے وہ آسمان پر کُھلا رہے گا''(مقدس متی 18:18)۔دوسرے اَلفاظ میں،کیتھولک کاہنوں کے سامنے اپنے گناہوں کا اِعتراف کرتے ہیں کیونکہ کاہن دُنیا میں خدا کے ٹھیک وقت پر مستند نمائندہ ہیں۔تمام معاملات سے متعلق راہوں میں اور ہمیشہ کی نجات حاصِل کرنے میں خدا کی نمائندگی کرتے ہیں۔جب کیتھولک کاہن کے آگے اپنے گناہوں کا اِعتراف کرتے ہیں تو وہ حقیقت میں خدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اِعتراف کرتے ہیں کیونکہ خدا اُن کا اِعتراف سُنتا ہے اور خدا وہ ہے جو آخر میں گناہوں کی معافی دیتا ہے۔جن کے اِعتراف مخلص اور سچے نہ ہوں اُن کے گناہ بھی معاف نہیں کئے جاتے۔

مزید برآں،پروٹسٹنٹ کی طرح کیتھولک اپنے گناہوں کا اِعتراف براہِ راست خدا سے کرتے ہیں:کیتھولک کو سِکھایا جاتا ہے کہ وہ ہر رات کو سونے سے پہلے توبہ کا عمل کی دُعا لازمی پڑھیں،خدا سے اُس دِن کے گناہوں کی معافی مانگیں۔کیتھولک کو یہ بھی سِکھایا جاتا ہے اگر اُن سے بدقسمتی سے کوئی سنجیدہ گناہ مطلب بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے تو وہ توبہ کا عمل کی دُعا پڑھیں۔

سوال نمبر20:کیا کاہنوں کے پاس خدا کے نام سے گناہ بخشنے کی قوت ہے،اِس سے کیا فائدہ ہے کہ کاہن کے سامنے ایک بندہ اپنے گناہوں کا اِعتراف کرتا ہے اِس کی بجائے کہ وہ ذاتی دُعا میں خدا سے براہِ راست اپنے گناہوں کی معافی مانگے؟

جواب: کیتھولک اپنے گناہوں کے اِعتراف جب کاہن کے سامنے کرتے ہیں تو وہ بہت سے فوائد دیکھتے ہیں۔پہلے نمبر پر گناہوں کی معافی کی کلیسیا ضمانت دیتی ہے جو کہ ذاتی اِعتراف مہیا نہیں کرتا؛دوسرے نمبر پر یہاں پر ساکرامنٹی فضل ہوتا ہے جو کہ ذاتی اِعتراف مہیا نہیں کرتا؛اور تیسرے نمبر پر یہاں پر اچھی رُوحانی صلاح کی جاتی اور ہدایات دی جاتی ہیں جو کہ ذاتی اِعتراف مہیا نہیں کرتا۔

رسولوں کے ساتھ کیتھولک شناخت کرتے ہیں کہ کلیسیا اَسراری طور پر دُنیا میں مسیح کا زِندہ بدن ہیں''اور وہی بدن یعنی کلیسیا کا سر ہے۔وہی اِبتدا ہے۔اور مُردوں میں سے پہلوٹھا۔تا کہ سب چیزوں میں وہی اوّل ہو''(1۔کلسیوں 18:1)۔اِس لئے کیتھولک مانتے ہیں کہ خدا رحم کے لئے اُن کی اِلتجا سُنے گا اور اپنے بڑے رحم سے اُنہیں معاف فرمائے گا اگر اُن کی اِلتجا کلیسیا کی آواز کے ساتھ سُنی گئی ہے،اُس کے اَلٰہی بیٹے کے اَسراری بدن کے اِتحاد کے ساتھ بجائے کہ اگر وہ ذاتی طور پر سنے گے ہوں تو وہ خدا کے اِلٰہی بیٹے کے اَسراری بدن پر منحصر ہے۔

سوال نمبر21:کیا کیتھولک اپنے گناہوں کی تمام کم ظرف تفصیل کا اِعتراف کرتے ہیں؟

جواب: بالکل نہیں،کیتھولک کو ہدایات کی جاتیں ہیں کہ وہ اپنے گناہوں کی تمام کم ظرف تفصیل کا اِعتراف نہ کریں کیونکہ یہ فائدہ مند مقصد کو پیش نہیں کرتیں۔وہ تمام جو اِعتراف کرنے والے شخص کے لئے تعداد اور جو گناہ کِئے ہیں اُن کی تقسیم ضروری ہے اور گناہوں کے لئے مخلص شرمساری لازمی ہے۔اگر گناہگار نے دوسروں کو نقصان پہنچایا ہے تو اُس کا ہرجانہ بھرنے کا وعدہ کرے۔مستقل مزاجی مستقبل کے گناہوں

اور گناہ کے مواقعوں سے بچاتی ہے اور کاہن کی طرف سے مقرر شُدہ کفارہ کو جاری رکھتی ہے (عموماً کچھ گھنٹوں کے لئے دُعا کرنا)۔عموماً ایک ڈاکٹر، وکیل یا ماہرِ نفسیات پر ظاہر ہونے کی بجائے دراصل چند قربتیں کاہن پر نازل ہوتی ہیں جب وہ اِعتراف کی کرسی پر بیٹھ کر اِعتراف سُنتا ہے؛ چنانچہ کفارہ کا سا کرامنٹ ناگوار تجربہ نہیں ہے جو کہ بہت سے غیر کیتھولک خیال کرتے ہیں۔ بلکہ نہایت عمدہ سُکون پہچانے والا تجربہ ہے۔ کیونکہ یہ اِس سا کرامنٹ کے ذریعے جو گناہ بپتسمہ کے بعد کئے جاتے ہیں وہ مسیح کے خون سے دُھل جاتے ہیں اور گناہگار ایک دفعہ پھر خدا سے ملاپ کر لیتا ہے۔

سوال نمبر 22: کیتھولک اِس بات پر ایمان کیوں رکھتے ہیں کہ مسیح ہر پاک ماس میں قربان کیا جاتا ہے، جبکہ کلامِ مقدس صاف بیان کرتا ہے کہ وہ (مسیح) کلوری پر ایک بار اور سب کے لئے قربان کیا گیا؟

جواب: بہت سے غیر کیتھولک اِس بات کو نہیں سمجھتے لیکن مسیح نے خود آخری کھانے کے موقعہ پر پہلی پاک ماس کی قربانی چڑھائی تھی۔ آخری کھانے کے موقعہ پر مسیح یسوع نے خود اپنے آپ کو خون بہائے بغیر باپ کی نذر کیا تھا جو کہ روٹی اور مَے کی صورت میں تھا، جو کہ اُس کی خونی قربانی کا پیشِ نشان تھا، اور جو کہ اگلے روز پاک جمعہ کو صلیب پر دی جانی تھی۔ پاک ماس میں، اب پیش گوئی کے ذریعے نہیں، بلکہ زمانۂ ماضی میں، مسیح اپنی اُس قربانی کو اپنے باپ کے سامنے کاہن کے ہاتھوں سے جاری رکھتا ہے۔ ''جب وہ کھانا کھا رہے تھے تو یسوع نے روٹی لی اور برکت دی اور توڑی اور شاگردوں کو دے کر کہا۔ لو۔ کھاؤ۔ یہ میرا بدن ہے۔ پھر پیالہ لے کر شُکر کیا اور اُنہیں دے کر کہا تُم سب اِس میں سے پیئو۔ کیونکہ نئے عہد کا یہ میرا خُون ہے جو بُتیروں کی خاطر گناہوں کی معافی کے لئے بہایا جاتا ہے'' (مقدس متی 26:26-28)۔ مسیح نے اپنی کلیسیا کو اِسے قائم رکھنے کا حُکم دِیا ہے کہ قربانی کی رسم کو اُس کے پیروکاروں کی تقدیس اور تحریم کے لئے جاری رکھا جائے، ''میری یادگاری کے واسطے یہی کیا کرو'' (مقدس لُوقا 19:22) تو کیتھولک پاک ماس میں اُس کے حُکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ دوسرے اَلفاظ میں، ہر ماس کلوری پر ہمارے خداوند یسوع مسیح کی قربانی کو دوبارہ سے عمل میں لانا ہے۔ ماس کی تمام قدریں صلیب کی قربانی سے نِکلتی ہیں؛ ماس بھی وہی قربانی ہے اور کوئی دوسری قربانی نہیں ہے۔ خصوصاً یہ اِنسانوں کے ذریعے سے اَدا کی گئی قربانی نہیں ہے (تاہم پاک ماس میں اِنسان بھی شامِل ہوتے ہیں) بلکہ یہ یسوع مسیح کی قربانی ہے۔ مسیح کی کلوری پر خونی قربانی ''ایک بار'' تکمیل شُدہ تھی جیسا کہ کلامِ پاک میں لِکھا ہے ''اُسی مرضی کے سبب سے ہم یسوع مسیح کے بدن کے ایک ہی بار قطعی طور پر قربان ہونے کے وسیلے سے پاک کئے گئے ہیں'' (عبرانیوں 10:10)۔ اِسی طرح سے کیتھولک کلیسیا سِکھاتی ہے کہ صلیبی قربانی مکمل اور جامع قربانی تھی جو صرف ''ایک بار'' دی گئی۔ لیکن مقدس پولوس رسول، وہی رسول جس نے عبرانیوں کے خط میں یہ لِکھا ہے وہ اِس بات کا بھی گواہ ہے کہ قربانی کی رسم جو مسیح نے آخری کھانے کے موقع پر قائم رکھنے کے لئے مقرر فرمائی تھی اور یہ صرف اِنسانی تطہیر کے لئے اہم نہیں ہے بلکہ اِنسان کی زندگی کے آخر میں گناہ بخشوانے والا اہم ترین عنصر ہے۔

پہلا قرنتیوں اُس کے گیارھویں باب میں مقدس پولوس رسول آخری کھانے کے بارے میں بتاتا ہے، ہمارے خداوند نے کہا'' کیونکہ یہ بات مُجھے خداوند سے پہنچی ہے اور مَیں نے تمہیں بھی پہنچا دی ہے کہ خداوند یسوع نے جس رات وہ پکڑوایا گیا روٹی لی۔ اور شکر کر کے توڑی

اور کہا کہ یہ میرا بدن ہے جو تمہاری خاطر ہے۔تُم میری یادگاری کے لئے یہ کیا کرو۔اِسی طرح کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا اور کہا کہ یہ پیالہ میرے خون میں نیا عہد ہے۔جتنی بار پیئو میری یادگاری کے لئے یہ کیا کرو۔کیونکہ جتنی بار تُم یہ روٹی کھاتے اور اِس پیالہ میں سے پیتے ہو تو خداوند کی موت کا اِظہار کرتے ہو جب تک وہ نہ آئے''(1۔قرنتیوں 11:23-26)۔تاہم ہر ماس میں مسیحیوں کے پاس اِس مکمل قربانی کے ساتھ خدا کی عبادت کرنے کا ایک نیا موقع ہوتا ہے اور کلوری پر مسیح کے بچانے والے اور پاک کرنے والے فضل کو اپنے اَندر سما لینے کا زیادہ موقع ہوتا ہے۔یہ فضل لامحدود ہے اور مسیحیوں کو چاہیے کہ وہ موت تک اِس فضل میں بڑھتے رہنا جاری رکھیں۔بار بار ماس کی قربانی چڑھانے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ مسیح میں کسی چیز کی کمی ہے بلکہ اپنی نامکمل قابلیت کو کامِل کرنے کے لئے ماس کی قربانی چڑھائی جاتی ہے۔

آخر کار، ماس کی پاک قربانی عہدِ عتیق کی پیش گوئی کو پوری کرتی ہے:''کیونکہ سورج کی جائے طلوع سے لے کر اُس کی جائے غروب تک اقوام میں میرے نام کی تمجید ہوتی ہے اور ہر ایک جگہ میں میرے نام کے لئے بخور اور پاک ہدیہ گزرانا جاتا ہے۔فی الحقیقت اقوام میں میرے نام کی تمجید ہوتی ہے(رب الافواج فرماتا ہے)''(ملاکی 1:11)۔پوری دُنیا میں ہر روز ماس کی قربانی گزرانی جاتی ہے اور ہر ماس میں صرف سچ مچ''شفاف قربانی''چڑھائی جاتی ہے، جو کہ مسیح خود ہے، تاہم ماس اِس پیش گوئی کی کامِل تکمیل ہے۔

سوال نمبر 23: کیتھولک اِس بات پر ایمان کیوں رکھتے ہیں کہ پاک شراکت یسوع مسیح کا حقیقی بدن اور خون ہے؟ وہ پروٹسٹنٹ کی طرح ایمان کیوں نہیں رکھتے کہ مسیح صرف علامتی طور پر یا رُوحانی طور پر مسیح خمیر شدہ روٹی اور مے میں موجود ہوتا ہے؟

جواب: کیتھولک اِیمان رکھتے ہیں کہ پاک شراکت/پاک یوخرت یسوع مسیح کا حقیقی بدن اور خون ہوتا ہے کیونکہ مسیح نے خود کہا تھا''جب وہ کھانا کھا رہے تھے تو یسوع نے روٹی لی اور برکت دی اور توڑی اور شاگردوں کو دے کر کہا۔لو۔کھاؤ۔یہ میرا بدن ہے۔پھر پیالہ لے کر شُکر کیا اور اُنہیں دے کر کہا تُم سب اِس میں سے پیئو۔کیونکہ نئے عہد کا یہ میرا خُون ہے جو بُتھیروں کی خاطر گناہوں کی معافی کے لئے بہایا جاتا ہے''(مقدس متی 26:2-28، مزید دیکھئے مقدس لُوقا 19:22-20، مقدس مرقس 22:14-24)؛ کیونکہ یہ وہ ہے جو مسیح نے کہا تھا کہ اُنہیں ہمیشہ کی زِندگی کے لئے اِسے حاصِل کرنا چاہیے:''۔۔۔میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تُم اِبن اِنسان کا گوشت نہ کھاؤ اور اُس کا خون نہ پیئو تو تُم میں زِندگی نہیں ہوگی۔۔۔''(مقدس یُوحنا 6:48-52;54-56)؛ اور کیونکہ یہ رسولوں کا اِیمان ہے:''وہ برکت کا پیالہ جس پر ہم برکت دیتے ہیں کیا مسیح کے خُون کی شراکت نہیں؟ اور وہ روٹی جو ہم توڑتے ہیں کیا مسیح کے بدن کی شراکت نہیں''(1۔قرنتیوں 10:16)۔

''اِس واسطے جو کوئی نالائق طور پر روٹی کھائے اور خداوند کے پیالے میں سے پیئے تو وہ خداوند کے بدن اور خون کا گنہگار ٹھہرے گا۔پس آدمی اپنے آپ کو پرکھے اور اِسی طرح اِس روٹی میں سے کھائے اور اِس پیالے میں سے پیئے۔کیونکہ جو نالائق طور پر کھاتا اور پیتا ہے وہ اِس بدن کی تمیز نہ کر کے اپنی سزا کھاتا اور پیتا ہے''(1 قرنتیوں 11:27-29)۔اور کیتھولک اِیمان بھی رکھتے ہیں کہ پاک شراکت یسوع مسیح کا پاک بدن اور خون ہے کیونکہ تمام مسیحی سولویں صدی سے پہلے، پروٹسٹنٹ کی آمد سے بھی پہلے کے یسوع مسیح کے بدن اور خون پر اِیمان رکھتے ہیں۔

دوسری صدی کا ایک نامور اور نایاب آبائے کلیسیا جسٹن مارٹر لکھتا ہے:''یہ خوراک ہمارے درمیان یوخرت کے طور پر جانی جاتی ہے۔۔۔ہم اِن چیزوں کو عام روٹی اور عام پانی کے طور پر حاصِل نہیں کرتے ہیں؛ بلکہ یسوع مسیح ہمارے نجات دہندہ کے طور پر، جو خدا کے کلمہ سے اِنسان بنا''۔چوتھی صدی کا قابلِ احترام یروشلیم کا مقدس سیرل لکھتا ہے:''یسوع مسیح نے اعلان کیا اور روٹی کے بارے میں کہا'یہ میرا بدن ہے' کون بعد میں شک کا قیاس کرے گا؟ اور یہ دیکھتے ہوئے اُس نے مستحکم کیا اور کہا'یہ میرا خون ہے' کون سوال اُٹھائے گا اور کہے گا کہ یہ اُس کا خون نہیں ہے؟''مسیحی روایت اور کلامِ مقدس کی شہادت میں اِضافے کے لئے کیتھولک پاک یوخرست کے خود گواہ ہیں:بہت سے مواقعوں پر پاک یوخرست کی وجہ سے بڑے اور پُرتعجب معجزات ہو چُکے ہیں اور شاذ و نادر اِس کی اپنی وصولی کو کیتھولک اِیماندار اپنے اَندر پیدا کرنے میں فیل ہو چکے ہیں،خوش اِتحادی کے احساسات کو مسیح ہمارے خداوند اور نجات دہندہ کے ساتھ اپنے اَندر محسوس کرنے میں، اِن تمام شہادتوں کی صورت میں، کیتھولک کا پروٹسٹنٹ پوزِیشن کو اپنانا بمشکل ہے۔

سوال نمبر24: کیتھولک عامتہ المومنین کو پاک شراکت صرف ایک روٹی کی صورت میں کیوں دی جاتی ہے؟ دونوں صورتوں میں روٹی اور مے کی صورت میں کیوں نہیں دی جاتی۔کیا کیتھولک کلیسیا اپنے لوگوں کو پاک شراکت کے پورے فائدے سے محروم رکھتی ہے؟

جواب: کیتھولک کلیسیا میں عامتہ المومنین عموماً صرف روٹی کی صورت میں پاک شراکت لیتے ہیں کیونکہ اگر مسیح شُدہ ''روٹی'' کے ذرے پاک شراکت دینے کے دوران اِتفاقاً زمین پر گر جائیں تو یسوع مسیح کے بدن کے ذروں کو مکمل طور پر دوبارہ اُٹھایا جاسکتا ہے اور اِنہیں بے حرمتی کے لئے زمین پر نہیں چھوڑا جاتا ہے۔اگر پاک شراکت دونوں صورتوں میں دی جائے اور مسیح شُدہ ''مے'' پاک شراکت کے دوران اَچانک سے زمین پر گر جائے تو فی الواقع قیمتی شے کو دوبارہ سے اَکٹھا کرنا ناممکن ہے۔مسیح کے خون کے کچھ قطروں کو آلودہ اور جذب کے ذریعے بے حرمت کیا جاتا ہے جو کہ ناگزیر ہے۔

عامتہ المومنین کو دونوں صورتوں میں پاک شراکت دینے سے کیتھولک کلیسیا کسی کو بھی دھوکا نہیں دیتی ہے کیونکہ یسوع مسیح کا مسیح شُدہ بدن یا مسیح شدہ خون لینے سے پاک شراکت لینے والا یسوع مسیح کا مکمل بدن حاصِل کرتا ہے،جس میں اُس کا گوشت اور خون، اُس کی رُوح اور اَلوہیت شامِل ہوتی ہے۔مسیح شُدہ ''روٹی'' بذاتِ خود مسیح کے ساتھ حقیقی پاک شراکت ہے،مقدس فضل کا پورا پیمانہ ہے۔حتیٰ کہ مسیح نے جیسا کہا ہے:''اگر کوئی اِس روٹی میں سے کھائے تو ہمیشہ تک زِندہ رہے گا۔اور جو روٹی جہان کی زِندگی کے لئے مَیں دُوں گا وہ میرا گوشت ہے۔۔۔جو یہ روٹی کھائے گا وہ اَبد تک زِندہ رہے گا''(مقدس یُوحنا6:52-59)۔مقدس پولوس رسول فرماتے ہیں:''اِس واسطے جو کوئی نالائق طور پر روٹی کھائے یا خداوند کے پیالے میں سے پیئے تو وہ خداوند کے بدن اور خون کا گنہگار ٹھہرے گا''(1۔قرنتیوں 11:27)۔مسیح کے بعد کاہن دونوں صورتوں میں پاک شراکت لیتا ہے اور پاک ماس کے پاک شراکت کے حِصے کو مکمل کرتا ہے۔

سوال نمبر25:لاطینی کیتھولک کلیسیا کی زُبان کیوں ہے؟ جب بھی لاطینی میں پاک ماس کی جاتی ہے تو عامتہ المومنین لاطینی زُبان کو کیسے سمجھ سکتے ہیں؟

جواب: کیتھولک کلیسیا رومی سلطنت کے دِنوں میں شروع ہوئی اور پوری سلطنت میں اُس وقت لاطینی زُبان بولی جاتی تھی۔مقدس پطرس

سرکاری کلیسیا کی نشست اِنطاقیہ سے روم لے گیا اور اُس دِن سے اَب تک روم کیتھولک کلیسیا کا سرکاری مرکز ہے۔ یہ صرف قدرتی طور پر تھا کہ لاطینی کلیسیا کی زُبان بن گئی۔ جیسا کہ صدیاں گزر گئی ہیں، مثال کے طور پر، لاطینی ابھی تک پڑھے لکھے لوگوں کی زُبان ہے، یہاں تک کہ اَٹھارھویں اور اُنیسویں صدی میں بھی لاطینی زُبان کو فوقیت حاصِل ہے۔ اِس لئے یہ بالکل بھی حیرانگی کی بات نہیں ہے کہ لاطینی کو ابھی تک کیتھولک کلیسیا کی سرکاری زُبان ہونا چاہیے۔ یہ محض ہمیشہ سے ہے۔ علاوہ اَزیں، عالمگیر زُبان کلیسیا کے اِتحاد میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ کلیسیائی مجالس، مثال کے طور پر ہمیشہ سے لاطینی زُبان میں ہوتی رہی ہیں، پوری دُنیا سے تمام بشپ صاحبان اِس زُبان میں ایک دوسرے سے آسانی سے رابطہ کرتے ہیں۔ مزید برآں، اِنگریزی، فرانسسی، جرمن اور مغربی دُنیا کی دوسری زُبانیں جس طرح تبدیل ہوتی آئی ہیں لیکن لاطینی زُبان صدیاں گزرگی لیکن تبدیل نہیں ہوئی۔ اور یہ زُبان قومی محاورات، عوامی زُبان اور دوسری زُبانوں سے بھی متاثر نہیں ہوئی۔ اِس لئے کیونکہ مغربی ممالک میں لاطینی پاک ماس کی سرکاری زُبان ہے۔ کیونکہ یہ زُبان ماس کی لطّوریا کی پاکیزگی کو محفوظ کرنے میں مدد کرتی ہے۔ اگر آج، ماس لوگوں کی مقامی زُبانوں میں اَدا کی جاتی ہے۔ کیتھولک کے پاس ہمیشہ سے اَقداس نامہ یا ماس ہینڈ بک میں لاطینی ماس کا مکمل ترجمہ موجود ہے۔ تاکہ ہمیشہ وہ سمجھنے کے اور اُن چیزوں کی پیروی کرنے کے قابل ہوں جو کاہن الطار پر کہتا اور کرتا ہے، حتیٰ کہ ماس لاطینی میں ہو۔ یہ بات دماغ میں بیٹھا لینی چاہیے کہ ساری ماس لاطینی میں نہیں ہوتی۔ تمام لیکچرز، پیغامات، اِنجیل، خطوط میں سے تلاوتیں، پیرش کے اعلانات اور آخری دعائیں جماعت کی زُبان میں کی جاتی ہیں۔

سوال نمبر 26: کیتھولک، کاہنوں کو "فادر" کیوں کہہ کر پکارتے ہیں۔ اِس حقیقت کے باوجود کہ مسیح نے کہا تھا: "اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو۔ کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمان پر ہے"؟ (مقدس متی 9:23)۔

جواب: کیتھولک اپنے کاہنوں کو "فادر" کہہ کر بلاتے ہیں کیونکہ تمام معاملات میں مسیح کے اِیمان سے متعلق وہ خدا کی نمائندگی کرتے ہوئے باپ کی ذمہ داریاں اَدا کرتے ہیں۔ کاہن دُنیا میں مسیحی مافوق الفطرت پیدائش اور قوت کا نمائندہ ہوتا ہے۔ "فادر" ایک لقب ہے جو متی کی اِنجیل تئیس باب کی نویں آیت سے تھوڑا سا بھی متصادم نہیں ہوتا۔ المسیح مسیحیوں کو اُس والدیت کے ماننے سے منع کرتا ہے جو خدا کی والدیت کے خلاف ہو۔ جیسا کہ وہ مسیحیوں کو حُکم دیتا ہے "اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی اور بچوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی کِینہ نہ رکھے تو وہ میرا شاگرد نہیں ہوسکتا" (مقدس لُوقا 26:14)۔ لیکن مسیح اپنے نمائندہ کو "فادر" کے لقب سے بلانے سے منع نہیں کرتا۔ کیتھولک کاہن یسوع مسیح کی کہانت میں شریک ہوتے ہیں (نہ کہ اِنسانی کہانت میں) اور اُن کی پاک منسٹری خدا کی والدیت میں شریک ہوتی ہے۔ مقدس پولوس رسول کی طرح، ہر کیتھولک کاہن رُوحوں کی طرف رجوع کرسکتا ہے۔ وہ رُوحانی طور پر مسیح میں اُس کے پہلوٹے بچے ہیں (1۔قرنتیوں 14:4)۔ مقدس پولوس رسول قرنتیوں کی کلیسیا کو مسیح میں اُن کا رُوحانی باپ کہتا ہے: "کیونکہ خواہ مسیح میں تمہارے دس ہزار اُستاد بھی ہوں تو بھی تمہارے باپ بہت سے نہیں۔ اِس لئے کہ مَیں ہی اِنجیل کے وسیلے سے مسیح یسوع میں تمہارا باپ ہوا" (1۔قرنتیوں 15:4)۔ "فادر" کا لقب اُن کے لئے ہے جو یسوع مسیح کے مَسح شُدہ مکمل کاہن ہیں۔

سوال نمبر 27: کیتھولک روزہ کیوں رکھتے ہیں اور خاص دِنوں میں گوشت سے پرہیز کیوں کرتے ہیں؟ کیا مقدس پولوس رسول نے گوشت

سے پرہیز کو "شیاطین کی تعلیمات" نہیں کہا؟ (1۔تیمتاؤس 4:1-3)۔

جواب: کیتھولک خاص دِنوں میں گوشت کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔مثال کے طور پر پاک جمعہ کے دِن یسوع مسیح کی قربانی کو یاد کرتے، اُس کا اِحترام کرتے اور اُس کی ہدایات کی پیروی کرتے ہیں کہ اپنی خودی کو مارتے ہوئے، اپنی صلیب اُٹھا کر اُس کے پیچھے چلتے ہیں۔(مقدس متی 24:16، مقدس مرقس 34:8، مقدس لُوقا 23:9)۔روزہ رکھنا ایک مشق ہے اور مسیحی کلیسیا کے اِنتہائی اِبتدائی دِنوں سے یہ مشق چلتی آرہی ہے۔طرطولین اور کلیمنٹ آف الیگزینڈریا دونوں نے اِسے اپنی تحریروں میں لِکھا ہے۔یہ ایک مشق ہے جو کہ مکمل طور پر مسیحی ہے، کیونکہ ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ مسیح نے بذاتِ خود روزہ کی تجویز یہ کہتے ہوئے دی ہے: ''اور جب تُم روزہ رکھو تو رِیاکاروں کی مانند اپنا چہرہ اُداس نہ بناؤ کیونکہ وہ مُنہ بگاڑتے ہیں۔تاکہ لوگ اُنہیں روزہ دار جانیں۔مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اَجر پا چُکے۔لیکن جب تُو روزہ رکھے۔سر پر تیل لگا اور مُنہ دھوتا کہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے۔تجھے روزہ دار جانے۔اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا'' (مقدس متی 6:16-18)۔اِسی نس میں مقدس پولوس رسول اپنے دُکھ کو مسیح کے لئے بیان کرتا ہے: ''محنت اور مشقت میں۔بارہا بیداری کی حالت میں۔بُھوک اور پیاس کی حالت میں۔بارہا فاقہ کشی میں۔سردی اور ننگے رہنے کی حالت میں رہا ہوں'' (2۔قرنتیوں 11:27)۔مسیح یسوع کے پیروکاروں نے (رسولوں کے اَعمال 14:22) اور مسیح نے خود بھی روزے رکھے تھے (مقدس متی 4:1-2)۔اور ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے رسولوں سے کہا تھا کہ کچھ بدروحیں دُعا اور روزہ کے بغیر نہیں جاتیں (مقدس متی 17:20)۔مقدس پولوس رسول اُس گوشت کے کھانے سے منع کرتا ہے جسے مکمل طور پر کھانے سے رَد کیا گیا ہو اور جو شیاطین کے لئے چڑھایا گیا ہو۔اُس کی شدید فضیحت کیتھولک کے پرہیز کے ساتھ کچھ کام نہیں کرتی کیونکہ دوسرے دِنوں میں کیتھولک جِتنا گوشت کھا سکتے ہیں وہ کھاتے ہیں جیسا کہ دوسرے لوگ کھاتے ہیں۔مزید برآں، گوشت سے پرہیز تمام کیتھولک پر لازم نہیں۔جوان بچے، بزرگ، بیمار لوگ اور تمام کیتھولک جو اُن ممالک میں ہیں جہاں گوشت سب سے اہم ترین خوراک ہے، اُنہیں کلیسیا کی طرف اِجازت دی گئی ہے۔

سوال نمبر 28: کیتھولک کاہن شادی کیوں نہیں کرتے؟ بائبل مقدس فرماتی ہے کہ "پس واجب ہے کہ اُسقف بے عیب ہو۔ایک ہی بیوی کا شوہر ہو اہو" (1۔تیمتاؤس 2:3)، جو یقیناً اِس بات کی طرف اِشارہ کرتا ہے کہ اَلمسیح مسیحی اہلِ کلیسیا (کاہنوں) کو شادی کرنی کی توثیق کرتا ہے؟

جواب: کیتھولک کاہن شادی نہیں کرتے کیونکہ جب اَلمسیح یقینی طور پر کاہنوں کی شادی کرنے کی توثیق کرتا ہے، تو وہ اس بات پر زیادہ ترجیح دیتا ہے کہ کاہن شادی نہ کریں۔اُس نے یہ بات تب صاف صاف بتائی جب اُس نے اپنے رسولوں کو اپنے پیچھے آنے کے لئے سب کچھ چھوڑنے کا کہا: ''تب پطرس نے مُخاطب ہو کر اُس سے کہا کہ دیکھ ہم نے سب کچھ چھوڑا ہے اور تیرے پیچھے ہو لئے ہیں۔پس ہمیں کیا مِلے گا؟ یسوع نے اُن سے کہا۔مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جب نئی تکوین میں اِبنِ اِنسان اپنے جلالی تخت پر بیٹھے گا تو تُم بھی جو میرے پیچھے ہو لئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اِسرائیل کے بارہ قبائل کا اِنصاف کرو گے۔اور ہر ایک جس نے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بیوی

یا بال بچوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطِر چھوڑا ہے وہ سو گنا پائے گا اور اَبدی زِندگی حاصِل کرے گا‘‘(مقدس متی 19:27-29)۔مقدس پولوس رسول وضاحت کرتا ہے کہ مسیحی اَہلِ کلیسیا کے لئے بے بیاہے کو بیاہے پر زیادہ فوقیت کیوں حاصِل ہے:’’اور مَیں یہ چاہتا ہوں کہ تُم بے فِکر رہو۔بے بیاہا خداوند کے لئے فِکر مند رہتا ہے کہ کس طرح خداوند کو خوش کرے۔مگر بیاہا ہوا دُنیا کے لئے فِکر مند رہتا ہے کہ کس طرح اپنی بیوی کو خوش کرے‘‘(1۔قرنتیوں 7:32-33)۔دوسرے اِلفاظ میں شادی کرنا اچھی بات ہے۔مسیح نے اپنی کلیسیا کے سا کرامنٹوں میں سے اِسے ایک بنایا ہے۔لیکن یہ اِیصالی نہیں ہے کہ مکمل وابستگی جو اُن پر فرض ہے جو اپنے آپ کو مسیح کے دوسرے سا کرامنٹ کے لئے پیش کرتے ہیں جو کہ پاک خدمت کا سا کرامنٹ ہے۔حتیٰ کہ کیتھولک کہانت کی غیر شادی شُدہ حالت بے لچک قانون نہیں ہے،یقینی کیفیات میں کاہن اِس قانون سے چُھٹکارا پا سکتا ہے۔

سوال نمبر29: بائبل مقدس بتاتی ہے کہ بپتسمہ پانے کے بعد مسیح ’’پانی سے باہر آیا‘‘(مقدس متی 3:16)،اِس طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہ اُس نے پوری مشغولیت (پانی میں مکمل طور پر ڈوب کر) بپتسمہ پایا ہے۔تو پھر کیتھولک کیوں نہیں پورا پانی میں ڈوب کر بپتسمہ پاتے بجائے کہ صرف سر پر پانی ڈالنے کے؟

جواب: کیتھولک کلیسیا عموماً پانی ڈالنے سے بپتسمہ دیتی ہے۔

1۔کیونکہ پوری مشغولیت یا پورا پورا ڈوبنے کے لئے کافی پانی آس پاس کے کچھ علاقوں میں فوری طور پر قابلِ حصول نہ ہو۔

2۔کیونکہ پانی میں پورا ڈُبکی لگانا بچوں کے لئے ظالمانہ ہے،بیمار لوگوں کے لئے تباہ کُن اور قید خانے میں رہنے والوں کے لئے ناممکن ہے۔

3۔کیونکہ رسول پانی ڈالنے سے بپتسمہ دیتے تھے۔دِداخے میں جو کہ رسولوں نے ترتیب دی ہے،بپتسمہ کے لئے یہ طریقہ کار بیان کیا گیا ہے:’’باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام میں سر پر تین بار پانی ڈال‘‘۔اَلفاظ’’پانی سے باہر آیا‘‘ضروری نہیں کے پورا پانی میں ڈُبکی لگانے کے لئے اِشارتاً کہے جائیں۔یہ اِلفاظ اِشارتاً کہے جا سکتے ہیں کہ مسیح کے ٹخنے پانی میں کھڑے ہو جانے کے بعد وہ دریائے یردن کے ساحِل پر آیا۔یہ نہیں کہا جاتا کہ کیتھولک کلیسیا پورا پانی میں ڈوب کر بپتسمہ لینے کو ناجائز یا بے فائدہ قرار دیتی یا سمجھتی ہے۔کیتھولک کلیسیا صرف اِسے عملی طور پر نہیں سمجھتی جیسا کہ عالمگیر صورت ہے۔

سوال نمبر30: کیتھولک کلیسیا بچوں کو بپتسمہ کیوں دیتی ہے جن کو ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے؟

جواب: کیتھولک کلیسیا چھوٹے بچوں کو بپتسمہ دیتی ہے کیونکہ مسیح کی یہ مرضی ہے۔اُس کی مرضی یہ ہے کیونکہ اُس نے کہا ہے’’مگر یسوع نے اُن سے کہا کہ بچوں کو رہنے دو اور اُنہیں میرے پاس آنے سے منع نہ کرو‘‘(مقدس متی 19:14)۔مقدس پولوس رسول کے مطابق بپتسمہ کے سِوا کوئی بھی حقیقی طور پر مسیح کے پاس نہیں آ سکتا(رومیوں 6:3-4)۔مسیح کی یہی مرضی ہے کیونکہ رسول بپتسمہ دیتے تھے’’اور جب سب لوگ بپتسمہ پاتے تھے‘‘(مقدس لُوقا 3 : 2 1)اور’’جب اُس نے اپنے گھرانے سمیت بپتسمہ پایا‘‘(رسولوں کے اعمال 16:15،1۔قرنتیوں 1:16)۔یقینی طور پر’’سب لوگوں‘‘میں اور’’گھرانے سمیت‘‘میں بچے بھی شامِل ہوں گے۔مسیح کی یہ مرضی ہے

کیونکہ وہ صاف صاف بیان کرتا ہے کہ نجات پانے کے لئے بپتسمہ ضروری شرطِ اوّل ہے ''مَیں تُجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو۔ وہ خدا کی بادشاہی میں داخِل نہیں ہوسکتا'' (مقدس یُوحنا 5:3) اور یقینی طور پر مسیح خداوند بچوں کی نجات کی بھی خواہش کرتا ہے۔ اُس کی یہ مرضی ہے کیونکہ اِبتدائی مسیحی کلیسیا جنہیں مسیح کی مرضی کا سب سے پہلے عِلم حاصِل تھا، کہ بچوں کو بپتسمہ دِیا جائے۔ روم کے زیرِ زمین قدیم قبرستان (Catacombs) میں بچوں کی قبروں پر اُن کے بپتسمہ کے کتبہ جات لگائے گئے ہیں۔ ایک کتبہ پر یہ لِکھا ہوا ہے: ''یہاں آرچلیا/ آرکیلیا (Archillia) آرام فرماتی ہے، نوزائیدہ بپتسمہ یافتہ؛ وہ ایک سال اور پانچ ماہ کی تھی؛ 23 فروری کو اُس کی وفات ہوگی''۔ غیر بپتسمہ یافتہ بچوں کی قبروں پر یہ نہیں لِکھا گیا۔ وہ نجات سے محرومی کی حالت میں ہیں، شیطان کی سلطنت کے زیرِ سایہ ہیں؛ آدم کے گناہ کے ساتھ اُن کی رُوح داغدار ہے۔ اِس لئے جتنی جلدی معقول طور پر ممکن ہو سکے بچوں کو بپتسمہ دینا چاہیے عموماً پیدائش کے دو یا تین ہفتوں کے بعد بچے کو بپتسمہ دِلوالینا چاہیے۔ جب بچے اپنی رُوحوں میں ہمارے خداوند کے ساتھ پرورش پاتے ہیں تو اُن کے پاس گناہ کے خلاف طاقتور تحفظ ہوتا ہے۔ مزید برآں، ہمارا خداوند بچوں کو کم سن عمر میں ہی اپنی گہری محبت کے ذریعے سے اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔ جیسا کہ اُس نے مقدسہ ٹریضہ، مقدسہ ماریہ گوریٹی، مقدس دومنیک ساویو، مقدس فرانسسکو اور مقدسہ جاسِنتا کو چھوٹی عمر میں ہی اپنی طرف بلایا تھا۔ رسولوں کے اَعمال میں بھی رقم ہے ''تب پطرس نے اُن سے کہا۔ توبہ کرو اور تُم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی مُعافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو رُوح اَلقدس اِنعام میں پاؤ گے۔ اِس لئے کہ یہ وعدہ تُم سے اور تُمہارے بچوں سے ہے اور اُن سب سے بھی جو دُور کے ہیں اور جنہیں خداوند خدا اپنے پاس بُلائے گا'' (رسولوں کے اَعمال 2:38-39)۔

سوال نمبر 31: کیتھولک کلیسیا ضبطِ تولید کے خلاف کیوں ہے؟ خدا کی مرضی کے برعکس باعمل مقدس میں کہاں پر ضبطِ تولید کی حرمت کی گئی ہے؟

جواب: کیتھولک کلیسیا ضَبطِ تولید کے مخالف تب نہیں ہے جب یہ قدرتی ذرائع اور قوتِ اَرادی سے تکمیل شُدہ ہو۔ کیتھولک کلیسیا صرف مصنوعی ذرائع کے ذریعے ضَبطِ تولید کے خلاف ہے، جس میں پِل کی دوا کا استعمال، کنڈوم، آئی یو ڈیز، فومز، جیلیز، اَتلافِ جراثیم (Sterilization)، ہم بستری کے عمل کو نہ ختم کرنے والی اَدویات یا پھر دوسرے ذرائع جن سے ہم بستری کے دوران حمل کے عمل کو رُوکا جاسکے کیونکہ ایسے ذرائع اَزدواجی قبولیت کو مسخ کر کے نِکاح کے بندھن کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ خدا نے اونان کو اِمتناعِ حمل کی مشق کے لئے مارا تھا کیونکہ یہ کام خدا کی نگاہ میں برا تھا ''لیکن اونان نے جانا کہ یہ میری نسل نہ کہلائے گی۔ تو یُوں ہوا۔ کہ جب وہ اپنے بھائی کی بیوی سے خلوت کرتا۔ تو نُطفہ زمین پر ضائع کرتا۔ تا نہ ہو۔ کہ اُس کے بھائی کی اُس سے نسل ہو۔ اور اُس کا یہ کام خداوند کی نِگاہ میں بُرا تھا۔ اِس لئے اُس نے اُسے بھی مار دِیا'' (تکوین 38:9-10)۔ لفظ ''Onanism'' اونان کے فعل سے نکلا ہے۔ درحقیقت جب سے ''چرچ آف اِنگلینڈ لامبیتھ کانفرس آف 1930''، جس نے اِمتناعِ حمل کو قبول کیا اور اِس طرح سے مسیحی روایت کو توڑ دیا، اِمتناعِ حمل کو تمام مسیحی کلیسیائیں دونوں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ گناہِ کبیرہ مانتی تھیں۔ کیتھولک کلیسیا خدا کے قانون کو توڑنے میں آزادی محسوس نہیں کرتی جیسا کہ پروٹسٹنٹ آزادی محسوس کرتے ہیں۔ نئے عہد نامہ میں، صرف ایک واقعہ درج ہے جہاں خدا نے گناہ کی فوری سزا موت کی

صورت میں دی ہے؛ یہ حنن یاہ اور سفیرہ کی قسمت تھی، یہ دونوں میاں بیوی جو خدا کو تحفہ دینا چاہتے تھے لیکن اُس میں سے کچھ اُنہوں نے اپنے لئے رکھ لیا۔ بائیبل مقدس لکھا ہے کہ اُنہوں نے رُوح القدس سے جھوٹ بولا تھا (رسولوں کے اعمال 5:1-11)۔ اِمتناعِ حمل میں دو اَشخاص اپنا آپ ایک دوسرے کو دینے کے عمل میں سے گزرتے ہیں لیکن اپنے عمل کے قدرتی پھل میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں جو کہ بچے کا حمل میں ٹھہرنے کا عمل ہے جو کہ حتمی مقصد ہے جس کے لئے خدا نے جنسیت کو پیدا کیا تھا۔ شادی شُدہ جوڑے کے لئے جنسی اِتحاد خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے لیکن اِمتناعِ حمل کی مشق کے ذریعے شادی شُدہ جوڑے اُس خوشی کو قبول کرتے ہیں جو خدا نے اِس عمل میں تعمیر کی ہے اور اُس کے اُس مقصد کی تردید کرتے ہیں، جو کہ نئے لوگ (اِفرائشِ نسل نہ بڑھانا) ہیں۔ نتیجاً وہ خدا کا مزاق اُڑاتے ہیں۔ لیکن ''تُم دھوکا نہ کھاؤ۔ خدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا'' (غلاطیوں 6:7)۔ مسیح نے اِنجیر کے درخت پر لعنت بھیجی، جس کی ظاہری شکل بہت اچھی تھی، لیکن کچھ پھل نہ دیتا تھا (مقدس متی 19:21، مقدس مرقس 14:11)۔ شادی نسلِ اِنسانی کی بڑھوتری کے لئے خدا کا منصوبہ ہے۔ اِس کے باوجود اِمتناعِ حمل کے جوڑے اپنی شادی کے مخصوص پھل کو حاصِل کرنے سے خدا کے مُنکر ہیں، جو کہ بچے ہیں، جب وہ اِس عمل میں مشغول ہوتے ہیں جو کہ بچے پیدا کرتا ہے تو وہ قدرت کے عمل کو روک دیتے ہیں خدا کے منصوبے کو ناکام بناتے ہیں۔

اِس کے علاوہ، ''sorceries'' کا گناہ یا ''جادوگری'' کا گناہ (یونانی میں pharmakeia، غلاطیوں 5:20، مکاشفہ 8:21;21:9)، جسے بائیبل مقدس بدکاری، قتل، بت پرستی اور دوسرے سنجیدہ گناہوں کے ساتھ رَد کرتی ہے۔ ممکن ہے اِن میں حمل کو روکنے والی خُفیہ اَدویات یا اِسقاطِ حمل بھی شامِل ہوں۔ یہ رقیق دوائیں بہت مشہور تھیں اور حتیٰ کہ پہلی صدی میں اِستعمال بھی کی جاتیں تھیں۔

شعور اور ضمیر دونوں تجویز کرتے ہیں کہ مصنوئی ضَبطِ تولید صرف قدرتی قانون کی پامالی نہیں ہے بلکہ یہ اِنسان کی خود کی عظمت کی بھی مکاری اور بے عزتی ہے؛ کیونکہ یہ جسمانی خواہشات پر آزاد حُکمرانی کا مطلب ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہم اِنسانی نُطفہ کی توہین کرتے ہیں؛ اِس کا مطلب ہے کہ ہم اپنے ساتھ اِنسانوں کی اعزازی پیدائش کی حقارت کرتے ہیں، وہ ساتھی اِنسان جو اِمتناعِ حمل کے نتیجے میں پیدا ہونے سے ناکام ہو چُکے ہیں اور جن کے وجود کو خدا کا تحفہ سمجھنے کی بجائے ایک بدقسمت حادثہ سمجھا جاتا ہے؛ اِس کا مطلب اِنتہائی خودغرضی ہے، کیونکہ مصنوئی ضبطِ تولید کا کوئی بھی وکیل یا پیشہ ور طبیب پیدا ہونے والے بچے یا بچی کے والدین کے لئے ایسا نہیں چاہتا ہے۔

اِس کے علاوہ، امتناعِ حمل میاں بیوی کی ایک دوسرے کے لئے عزت کو تباہ کرتا اور نِکاح کے پاک عقد کو توڑتا ہے۔ اگر ضبطِ تولید کی دوا کام نہ کرے تو بہت سے اِمتناعِ حمل میں سے سب سے زیادہ برا اِمتناعِ حمل آئی یوڈی ہے اور یہ حمل کے اِبتدائی مراحل میں اِسقاطِ حمل کے طور پر کام کرنے کی اَصل وجہ بنتا ہے۔ تاہم اِسے اِمتناعِ حمل کہتے ہیں جو کہ حقیقت میں اِسقاطِ حمل ہے۔ جو کہ حمل کو بچانے کی بجائے اِنسانی زِندگی کو قتل کرنا ہے۔

ہر دَور میں ایک پسندیدہ گناہ ہے جسے ''عزت دار'' دُنیاوی مسیحیوں نے قبول کیا ہے؛ ہمارے وقت میں ''پسندیدہ قابل'' گناہ اِمتناعِ حمل ہے۔ وہ گناہ جو مکمل طور پر اِس نظریے کے ساتھ ٹھیک ہے کہ اِنسانی زِندگی کا مقصد زمینی خوشی حاصِل کرنا ہے۔ حقیقی مسیحی جوڑا، دوسری

طرف یہ سمجھ لے گا کہ خدا کی خواہش ہے کہ اُن کے بچے ہوں تا کہ وہ بچے خدا کو جانیں، خدا کے ساتھ محبت کریں اور آسمان میں اُس کے ساتھ ہمیشہ خوش رہیں۔ آسمان کی معموری کو پُر کرنے کے لئے شادی خدا کا منصوبہ ہے۔ یہ کتنا دانشمندانہ ہے کہ ایک خاندان خدا کے منصوبے کو کام کرنے دے۔ خدا بچوں سے اُن کے زمینی والدین سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ اور خدا کے منصوبہ جات بچوں کے لئے یہ ہیں کہ وہ اپنے والدین کے منصوبہ جات سے کہیں آگے جائیں۔ بہت سی کہانیوں میں خدا کی دیکھ بال کو مسیحی والدین کے بارے میں بتایا جاتا ہے جو خدا پر اِیمان لاتے اور اُس کے قوانین کی تابعداری کرتے ہیں۔ اُن کے لئے جو سچی اور سنجیدہ ضرورت کے لئے جگہ یا اپنے بچوں کی تعداد کی حدر کھتے ہیں، قدرتی خاندانی منصوبہ بندی کے نئے طریقہ کی بنیاد معیادی اعتدال پر اور یہ اِنتہائی پختہ طور پر تصدیق شُدہ ہے (پہلے سے غیر مشابہ ''موزونی طریقہ'' ہے)۔

آخر میں، مسیحی سمجھیں گئے کہ خُود اِنکاری مسیحی بچے پیدا کرنے اور اُنہیں پروان چڑھانے میں شامِل حال ہے، مسیح ایک سکول کی طرح ہے۔ ہمارے خداوند نے کہا: ''اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو وہ خُود اِنکاری کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے'' (مقدس متی 24:16)۔ لیکن اُس نے یہ بھی کہا ہے: ''کیونکہ میرا جوا نرم اور میرا بوجھ ہلکا ہے'' (مقدس متی 30:11)۔ خدا اُنہیں زیادہ فضل دینے کا وعدہ کرتا ہے جو اُس کی تابعداری کرتے ہیں۔ اور سلامتی کی رُوح کے نتیجہ پر جو شادی شُدہ جوڑا بے قیمت سے بہت زیادہ مسرور ہوتا ہے۔

سوال نمبر 32: جب کوئی طلاق کے لئے آتا ہے تو کیتھولک میں اُخراج کیوں نہیں ہے؟ کیا بائبل مقدس یہ نہیں کہتی کہ مسیح نے بدکاری کی صورت میں طلاق کی اِجازت دی ہے؟

جواب: جب کوئی طلاق کے لئے آتا ہے تو کیتھولک اِس بات کی اِجازت نہیں دیتے کیونکہ مسیح نے بھی طلاق کی اِجازت نہیں دی ہے۔ جب مسیح سے پوچھا گیا ''اور فریسی اُسے آزمانے کے لئے اُس کے پاس آئے۔ اور کہا کہ کیا روا ہے کہ مرد کسی بھی سبب سے اپنی بیوی کو چھوڑ دے؟ اُس نے جواب میں کہا۔ کیا تُم نے نہیں پڑھا کہ جس نے اِبتدا میں اِنسان کو بنایا۔ اُنہیں نر و ناری بنایا۔ اور فرمایا کہ ''اِس واسطے مرد اپنے باپ اور اپنی ماں کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے مِلا رہے گا اور وہ دونوں ایک تن ہوں گے'' سو اَب وہ دو نہیں بلکہ ایک تن ہیں۔ پس جِسے خدا نے جوڑا ہے اُسے اِنسان جُدا نہ کرے'' (مقدس متی 19:3-6)۔ اور مقدس پولوس رسول لِکھتا ہے: ''مگر اُنہیں جن کا بیاہ ہوا ہے مَیں نہیں بلکہ خداوند حُکم کرتا ہے کہ بیوی اپنے شوہر کو نہ چھوڑے۔ اور اگر چھوڑے تو بے بیاہی رہے یا اپنے شوہر سے پھر میل کرے اور شوہر اپنی بیوی کو نہ چھوڑے'' (1۔ قرنتیوں 7:10-11)۔ متی اُنیس باب کی نو آیت میں مسیح بدکاری کی حالت میں طلاق کی اِجازت نہیں دیتا۔ وہ علیحدگی کی اِجازت دیتا ہے۔ حقیقت سے یہ واضح ہے کہ وہ جو علیحدگی اِختیار کرتے تھے وہ دوبارہ شادی نہ کرنے سے اِحتیاط کرتے تھے۔ پڑھیئے! مقدس مرقس 10:11-12 اور مقدس لُوقا 16:18۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ طلاق اِلٰہی قانون کے مخالف ہے کیونکہ یہ صاف طور پر درست جواز کے خلاف ہے۔ کیا یہ ہمارا اِنسانی بنایا ہوا قانون نہیں تھا جو کہ جائز تھا، قابلِ فہم تھا اور طلاق کو رومانوی بناتا تھا اور شادی شُدہ جوڑوں کے درمیان بے صبری اور بے چینی پیدا کرتا تھا کہ وہ

اپنے درمیان تفرقات کم کرنے کی پوری کوشش کریں اور اَمن سے رہیں۔اُنہیں پابند کیا جاتا تھا کہ وہ اپنی ضرورت کے ذریعے اپنے پُرفریب تکبر کو برداشت کریں اور ذمہ داریوں کو قبول کریں جو وہ اپنے ہمسفر کے لئے اُٹھانے کے ممنون ہیں،اپنے بچوں کی ذمہ داری ،پورے معاشرے اور خدا کو جواب دہ بھی ہیں۔کوئی بھی ماہرِ عمرانیات اِس بات کی تصدیق کرے گا کہ غیر اخلاقی بہت کم ہے،خودکشی کم ہے،بہت کم ذہنی توازن کے شکار ہیں اور بہت کم لوگوں کے درمیان بہت کم جرائم ہیں جو طلاق کو آگے بڑھنے کی بجائے رَدکرتے ہیں جو اِسے قبول کرتے ہیں۔

سوال نمبر33: کیتھولک عورتیں چرچ میں سر پر ڈوپٹہ کیوں لیتی ہیں؟ کیا ننگے سر عورتوں کا کیتھولک چرچ میں جانا منع ہے؟

جواب: مقدس پولوس رسول وضاحت کرتا ہے کہ عورتوں کو چرچ میں اپنے سر ڈھانپنے چاہیے:''تُم آپ ہی اِنصاف کرو۔کیا مُناسب ہے کہ عورت بغیر سر ڈھانپے دُعا کرے؟''(1۔قرنتیوں 13:11)۔''جو مرد سر ڈھانپے ہوئے دُعا یا نبوت کرتا ہے وہ اپنے سر کو بے حُرمت کرتا ہے۔اور جو عورت بغیر سر ڈھانپے دُعا یا نبوت کرتی ہے وہ اپنے سر کو بے حُرمت کرتی ہے کیونکہ یہ اُس کے سر مُنڈانے کے برابر ہے۔۔۔''(1۔قرنتیوں 11:4-5)۔مقدس پولوس رسول کے اَلفاظ یہ جرم عائد نہیں کرتے کہ چرچ عورتوں کے لئے بند کر دِیا گیا ہے جو جلدی سے اپنے سر نہیں ڈھانپتی ہیں اور نہ ہی کیتھولک کلیسیا کا رواج اِس پر کوئی جرم عائد کرتا ہے۔

سوال نمبر34: کیتھولک ماس کے لئے پیسے کیوں دیتے ہیں جو کہ محرم رشتہ داروں،دوستوں اور عزیزوں کے لئے اُدا کی جاتی ہے جبکہ بائبل مقدس فرماتی ہے کہ خدا کے تحفے کو پیسوں سے نہیں خریدا جاتا؟(رسولوں کے اعمال 20:8)۔

جواب: کیتھولک کو ماس کے لئے پیسے دینے پر مجبور نہیں کیا جاتا جو کہ کسی کے خاص مقصد کے لئے اَدا کی جاتی ہے۔اُنہیں محض اِتنا یاد دِلایا جاتا ہے کہ وہ''سٹائپن''دیں(عموماً5ڈولر)جو کہ ایک روایت ہے۔کاہن پابند ہوتے ہیں کہ وہ بغیر سٹائپن کے ماس اَدا کریں اگر کوئی یہ درخواست کرتا ہے کہ بیمار برداشت کرسکتا ہے۔خاص مقصد کے لئے سٹائپن دینا ماس کی روایت ہے کیونکہ یہ مناسب اور با قائدہ ہے کہ جو خاص خدمت اَدا کی گئی ہے اُس کا کچھ حوصلہ اَفزائی کا ٹوکن ہونا چاہیے،خاص طور پر حقیقت کا نظارہ کرتے ہوئے کہ عام کاہن بہت کم تنخواہ حاصِل کرتا ہے۔بہت سے کاہنوں کے لئے سٹائپن کا مطلب معیاری اور غیر معیاری رہنے کی حالت میں فرق ہے۔اور بے شک اِس رواج کی کلامِ پاک بھی توثیق کرتا ہے۔مقدس پولوس رسول لِکھتا ہے:''کون سا سپاہی کبھی اپنی گرہ سے کھا کر جنگ کرتا ہے؟۔۔۔یا کون گلہ چرا کر اُس گلے کا دودھ نہیں پیتا؟۔۔۔اِسی طرح خداوند نے بھی ٹھہرایا ہے کہ جو اِنجیل سناتے ہیں اِنجیل ہی سے اَسبابِ زندگی پائیں''(1۔قرنتیوں 9:7-14)۔یقیناً خدا کا تحفہ پیسوں سے نہیں خریدا جاتا۔لیکن یہ جرم عائد نہیں کرتا کہ خدا کے خادم مفت خدمت کرنے والے غلام ہیں۔پروٹسٹنٹ عام طور پر اِس کے ساتھ متفق ہوں گے کیونکہ پروٹسٹنٹزم میں بھی اِسی طرح کا رواج ہے کہ وہ بپتسمہ یا نِکاح کا سا کرامنٹ اَدا کرنے والے منسٹر کو پیسوں کی صورت میں حوصلہ اَفزائی کا ٹوکن دیتے ہیں۔پروٹسٹنٹ پیسے کے تحفے کو سٹائپن نہیں کہتے ہیں بلکہ اُن کے لئے وہ پیسے ہی ہوتے ہیں۔

مصنف کی گواہی

یہی کیتھولک اِیمان اور طریق کے متعلق سچائی ہے۔ یہ وہ سچائی ہے جو اِس کتابچہ کے مصنف کو کیتھولک کلیسیا میں لے کر آئی۔۔۔سچائی جو لاکھوں لوگوں کو کیتھولک کلیسیا کے گلہ میں سال بہ سال لاتی ہے۔۔۔سچائی جو بیان کرتی ہے کہ نیو مین، چیسٹرٹن، کنوکس، برونسن، میریٹین، مان، سِونرٹن، مگرِج اور دوسرے بہت سے دُنیا کے معروف دانشوروں نے کیتھولک اِیمان کو قبول کرنے کا اِنتخاب کیوں کیا۔ یہی سچائی ہے جس نے نادر اور مشہور سائنسدان جان ڈیئرنگ کو اِعتراف کرنے کے لئے مُتاثر کیا۔ اعتراف جس کا طرزِ اَنداز واضح ہے، بنیادی تحریک کی وجہ سے ہر کیتھولک کو ماننے پر رضامند ہوتا ہے، وہ کتنا بھی مشہور اور جان پہچان رکھنے والا ہو: ''مَیں پیدا ہوا اور تکبر اور لاادری تعقل پسندی میں پلا بڑھا، میرا باپ شعبہ کے لحاظ سے میڈیکل ڈاکٹر تھا، جو سکوپن ہار اور فرائیڈ کا شاگرد تھا اور میری ماں میرے باپ کی سرگرم شاگردہ تھی اور جوانی میں میری اپنی پسند وولٹیئر تھا۔ اور اِسی طرح میں عالمِ جوانی میں پہنچا، مُجھے اِنسانیت کے جھوٹے مذہبی مسلک میں مکمل طور پر بپتسمہ دِلایا گیا۔ مَیں اِنسان پسندی بُلانے کو ترجیح دیتا تھا کیونکہ، وولٹیئر سے واضح طور پر، مَیں نے کبھی عوامی طور پر اپنے خدا کو نا ماننے والے کے حوالے سے اِظہار نہیں کیا تھا، حتیٰ کہ حقیقت میں دونوں کے درمیان اِتنا فرق نہیں تھا۔ متجسس ہوتے ہوئے، دماغ کے خیالی موڑ کے ساتھ مضبوط رُجحان علمِ منطق کے زیادہ مقابلے کے میدان کی طرف تھا، مَیں نے آخر کار میٹافزکس کو دُوبارہ سے پڑھنا شروع کیا، چیزوں کے پروانۂ عدالت اور بُنیادی وجوہات کی سائنس۔ اِس مضمون نے مُجھے فریب میں ڈال دِیا، یقیناً یہ تمام خیالات میرے دِل میں بس گئے (وہم اور اَندیشہ کا شکار ہو جانا)، ایسے جیسے اِس سے پہلے کوئی اور مضمون نہ تھا۔ یہاں مَیں نے اپنے آپ کو کہا کہ یہ تمام سائنسوں کی سائنس تھی۔ یہاں میرے ذاتی فلسفے کا بڑا اِمتحان تھا۔ اگر خدا موجود ہے، مَیں نے اپنے آپ سے کہا، تو میٹا فزکس کو اُسے ظاہر کرنا چاہیے۔ یا تو مَیں اپنے نیم کفر الحاد میں دلائل پیش کر رہا ہوں یا میرا ضمیر مُجھے اِسے مکمل طور پر چھوڑنے پر مجبور کر رہا ہے۔

تب ایک ناگزیر واقعہ پیش آیا۔ مَیں ایک تجویز کے ساتھ آمنے سامنے آیا، منطق کے اَصولوں کے ذریعے ثابت کیا کہ حقیقت میں خدا وجودیت رکھتا ہے۔ یہ گواہی بہت زیادہ تھی جیسے کہ نا قابلِ تردید ہو۔ جیسے کہ دو اور دو کو جمع کرنے سے چار ہوتے ہیں، خدا صرف موجود نہیں ہے بلکہ وہ وجودیت رکھتا ہے۔ اِس پوائنٹ سے متعلق دلائل پیش کرنا تمام حقیقت کے خلاف دلائل دینے کے برابر اہمیت رکھتا ہے!

آخر کار میں مادہ پرستی کے متکبر گھوڑے سے گر گیا۔ مَیں نے بہت جلد دوسرے حکمتی چڑھاؤ کی طرف بڑھا اور اُس وقت مسیحی الٰہیات کا ڈھانچا بہت پروان چڑھ رہا تھا۔ مَیں نے بائیبل مقدس حاصل کی اور ہر فارغ لمحہ اِس کی مقدس طمانیت کو اپنے اَندر اُتارتا گیا۔

مَیں نے خدا کی وجودیت کی اپنے دماغ میں بُنیاد ڈال لی تھی؛ اَب صرف میں قدرت اور خدا کی شخصیت کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔ بائیبل مقدس، جس کی صورت میں نے اپنے اَندر بنالی تھی، اِسی نے مُجھے خدا کا سراغ دِیا۔

بہت کچھ جو مَیں نے بائیبل مقدس میں پڑھا مبہم تھا، مَیں نہیں مانتا تھا، بعد مَیں قدیم یہودی رسم و رواج اور اُن کی زُبانی کے محاورات سے واقِف ہوا جنہوں نے بائیبل مقدس تحریر کی تھی لیکن مَیں مرکزی تصیف حاصِل کر سکا۔ بالکل واضح ہے، بائیبل مقدس کا مرکزی تھیم صرف

خدا کی ایک قادرِ مطلق، مکمل عاقِل رُوحانی ہستی کے طور پر ہی نہیں بلکہ محبت، اِنصاف اور رحم کی ماہیت کے طور پر بھی تصویر کشی کرتی ہے۔دوسرے اَلفاظ میں خدا با فضیلت ایک شخصی ہستی ہے اور یسوع مسیح خدا کا مشخص (مجسم، اُتار) ہے۔اور وہ دُنیا میں نہ صرف آدم کے گناہ کا کفارہ دینے کے لئے آیا بلکہ اُس کی (خدا) حُکومت کی تصدیق کرنے، قوانین کی وضاحت، فردوس میں حیاتِ اَبدی کے راستے کو چمکدار روشنی سے منور کرنے آیا تھا۔اور اِس شمع کو اُٹھانے والے شمع بردار اُس کی کلیسیا تھی، جس کی بُنیاد رسولوں پر رکھی گئی تھی۔خدا کا اِختیار عطا کرنے کے ساتھ اور خدا کا پاک رُوح پانے کے ساتھ اُس کی کلیسیا کو اُس کے آسمان پر چلے جانے کے بعد یہ پاک کام سونپا گیا کہ وہ اُس کی نجات کی منسٹری کو ہمیشہ قائم رکھیں۔

یہ نجات کا اِلٰہی منصوبہ تھا، حقیقی زِندگی کا مقصد، منصوبہ کے مصنف، خدا نے بذاتِ خود اپنے ذریعے واضح اور خوبصورتی سے اِنجام دِیا۔المختصر اِنسان کی صرف حقیقی اُمید اُس کی خوشی اور محافظت ہے۔صرف ایک چیز کا حل باقی رہ گیا ہے۔خدا کی کلیسیا، جس کے درمیان دُنیا کی کلیسیاؤں کی ایک بڑی کہکشاں موجود ہے، کیا خدا کی سچی کلیسیا بنائی گئی؟ پھر مَیں نے کچھ یاد کیا جو مسیح نے کہا تھا: ''ڈھونڈو تو پاؤ گے۔۔۔کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائے گا''۔اِلٰہی حِکمت کے اِن اَلفاظ نے مُجھے متاثر کیا، تو مَیں نے اِس کے بارے میں تحقیق کرنا شروع کی۔مَیں نے مسیحی مذہب پر پورا دھیان دیتے ہوئے تقابلی مذہب کی وسیع تعلیم حاصِل کرنے کا بیڑا اُٹھایا۔دوسرے مذاہب مسیح کی الوہیت کو نہیں مانتے تھے، وہ فطرتاً غلطی پر تھے۔

غیر جانبداری لگن کے ساتھ مَیں ہر مسیحی چرچ میں کلامِ مقدس، منطق اور تاریخ کی روشنی میں قائم رہا۔مَیں نے جائزہ لیا اور دوبارہ جائزہ لیا تا کہ خدانخواستہ چھوٹی چیزوں کو چھوڑ نہ دوں بلکہ گواہی کی پُرمعنی مِثال بنوں۔تین سال کی باریک بینی سے چیزوں کو پرکھا، پھر مَیں نے اپنی تحقیق کا مقصد پایا۔مَیں نے اپنی تحقیق کو ایک نام کے ساتھ ختم کیا جو بڑے نمایاں اَلفاظ میں میرے ضمیر میں طبق دار ہو گیا۔اور وہ نام تھا

'کیتھولک'

ہر میدان میں میں نے کیتھولک کلیسیا کے درست ہونے اور کُلی طور پر ناقابلِ مزاحمت ہونے کا دعویٰ کیا۔کیتھولک کلیسیا بہت پرانی کلیسیا ہے، مَیں نے دریافت کیا ہے، چنانچہ کیتھولک کلیسیا حقیقی اور سچی مسیحی کلیسیا ہے، ایک کلیسیا، جسے مسیح نے خُود بنایا، قائم کیا اور پاک کیا تھا۔میرے ضمیر میں کوئی اور پناہ حاصِل کرنے کی جگہ نہیں تھی سوائے کیتھولک اِیمان کو قبول کرنے کے اور اَب مُجھے اُس کی گواہی دینی چاہیے جس نے میرے دماغ کو اِطمینان بخشا ہے، دِل کو تسکین دی ہے اور رُوح کو مطمئن کیا ہے۔

میرا مقدس کیتھولک اِیمان میری رُوح کو اَمن اور تحفظ کے احساس سے بھرتا ہے جس کا مَیں نے کبھی پہلے سوچا بھی نہیں تھا کہ ایسا ممکن ہوگا۔ اَب کہ مَیں کیتھولک کلیسیا میں ہوں، میرے پاس اِس سچے خیال کی واضح تصویر ہے۔مَیں اِس کی تمام زِندہ دِلی میں مسیح کی شبیہ دیکھتا ہوں۔کیتھولک کلیسیا کے ساکرامنٹوں کے اَدخال میں مَیں خدا کے اِطمینان بخش ہاتھ کو محسوس کرتا ہوں، کیتھولک کلیسیا کے اَعلانات میں مَیں خدا کے اِختیار کو سُنتا ہوں، کیتھوک کلیسیا کی دُنیا بھر میں گونا گوں بھلائیوں میں مَیں خدا کی محبت اور رَحم کو دیکھتا ہوں، کیتھولک کلیسیا کو

تکلیف پہچانے اور ذلیل کرنے کے راستے میں مَیں مسیح کی جانکنی اور کلوری پر عاجزی کو دیکھتا ہوں، کیتھولک کلیسیا کی عبادت میں مَیں محسوس کرتا ہوں کہ خدا کی رُوح میری رُوح کو تھامے ہوئے ہے۔ کیتھولک کلیسیا مُجھے تابعداری کے لئے قائل کرتی ہے باقی سب ریت میں جائیں''۔

مصنف: پال وائٹ کومب

مترجم: برادر عرفان کرائسٹ گل او۔ پی